اولین فتویٰ تکفیر

اور

حضرت گنگوہی پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ

مؤلف

محمد اسامہ حفیظ

- پسندیدہ فرمودہ
- حضرت مفتی احمد حسن صاحب مدظلہ
- مفتی عبد اللہ الرحمن صاحب مدظلہ
- حضرت اقدس عبد اللہ خان صاحب مدظلہ
- حضرت مولانا عبد الحکیم نعمانی صاحب مدظلہ

اولین تکفیر مرزا

اور
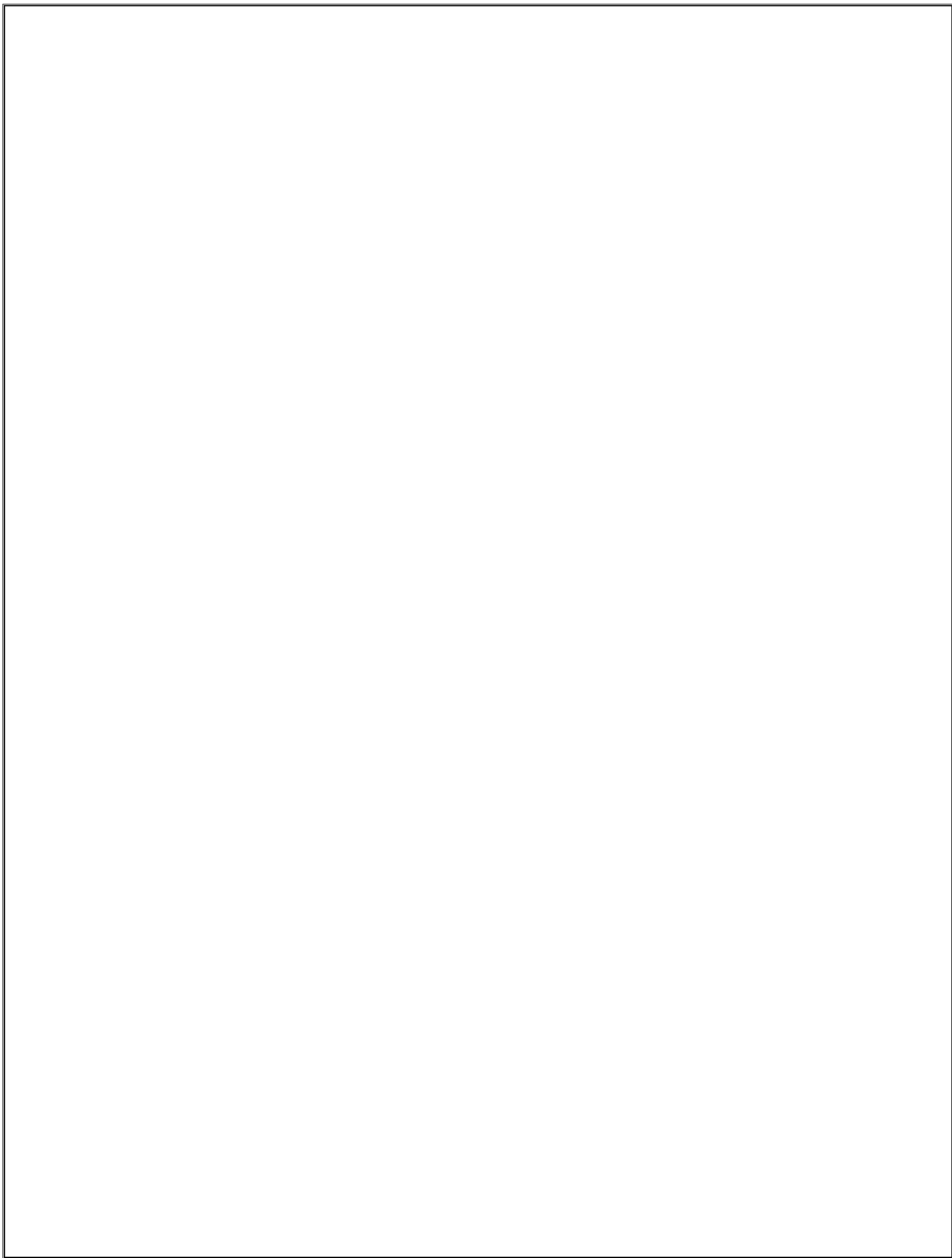
حضرت گنگوہی پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ

مؤلف

محمد اسامہ حفیظ

انتساب

قطب عالم، رئیس المحدثین، قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کے نام، اللہ حضرت کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

محمد اسامہ حفیظ

فہرست مضامین

تقریظ

حضرت مفتی عبداللہ الرحمن مدظلہ

الحمد لله وحده، والصلوة والسلام على من لا نبی بعده، اما بعد!

میں (عبداللہ الرحمن) انتہائی خوشی اور شکر کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد اپنی رائے پیش کر رہا ہوں۔ یہ کتاب، جسے جناب محترم علامہ اسامہ حفیظ صاحب دامت فیوضہم نے اپنے علم، تجربے اور تحقیق سے جمع کیا ہے، ایک بے مثال کاوش ہے۔

آج امت مسلمہ کی اجتماعی ابتری کے جس دور سے ہم گزر رہے ہیں، مگر افسوس کے بعض عاقبت نااندیش لوگ امت مسلمہ کی اس کسمپرسی سے بے گانہ ہو کر امت مسلمہ کے اندرونی اختلافات کو مسلسل ہوا دیں رہے ہیں ، جن میں بعض (نام نہاد بریلوی) بدعتی، تکفیری ٹولہ آگے آگے ہے جنہوں نے امت مسلمہ کے اجتماعی عقائد کو چھیڑ کر طوفان بدتمیزی کھڑا کیا اور امت مسلمہ کو مجتمع کرنے کے بجائے تفریق، منافرت ،بے دینی اور بدامنی پھیلانے کی کوشش کی، مگر یہ پروپیگنڈہ اس بات کی علامت ہے کہ مخالفین (تکفیری بدعتی) دلائل سے خالی ہیں اور حق کی طاقت کو دبانے میں ناکام ہو رہے ہیں۔ ہم ان الزامات کا جواب اپنے عمل، اخلاق اور تعلیماتِ اسلام کی روشنی میں دیں گے۔ ہمیں اللہ پر یقین ہے کہ حق غالب ہو کر رہے گا اور باطل مٹنے کے لیے آیا ہے، جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

"بل نقذف بالحق على الباطل فيدمغه فإذا هو زاهق" (سورة الأنبياء: 18)

صاحب کتاب نے جس گہرائی اور بصیرت کے ساتھ موضوع کو بیان کیا ہے، وہ ان کے علم کی وسعت، تحقیق اور فکر کی پاکیزگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ان کی تحریر نہ صرف علمی و فکری انداز کی حامل ہے بلکہ قارئین کے دل و دماغ کو متاثر کرنے کی غیر معمولی صلاحیت بھی رکھتی ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے عمل سے یہ ثابت کریں کہ ہم دین اسلام کے حقیقی پیروکار ہیں، جو دنیا کے لیے رحمت ہیں نہ کہ زحمت۔ مخالفین کے پروپیگنڈے کو بے نقاب کرتے ہوئے ہمیں اپنی صفوں میں اتحاد قائم رکھنا ہوگا اور اسلام کی روشن تعلیمات کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہوگا۔

اللہ ہمیں حق بات کہنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مفتی عبداللہ الرحمن عفی عنہ

تقریظ

حضرت اقدس عبداللہ خان صاحب مدظلہ

الحمد لله وحده، والصلوة والسلام علی من لا نبی بعده، اما بعد!

میں نے اس کتاب ''اولین تکفیر مرزا اور حضرت گنگوہی پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ'' کو اول سے آخر تک دیکھا ماشاءاللہ بہت مفید پایا، محمد اسامہ حفیظ بھائی نے بہت محنت سے ایک کمال کی چیز بنادی ہے ان شاءاللہ یہ لوگوں کے لیے مفید ہوگی اور اس کتاب سے حقائق واضح ہو جائیں گے۔ اللہ اس خدمت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ، مدثر علی راؤ اور محمد اسامہ حفیظ جیسے نوجوانوں سے خوب خوب دین کی خدمت لے اور اس طرح کی اور چیزیں منظر عام پر آتی رہیں۔ آمین

عبداللہ خان عفی عنہ

تقریظ

فاتح مرزائیت حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی صاحب مدظلہ

الحمد لله وحده، والصلوة والسلام علی من لا نبی بعده، اما بعد!

کتاب ''اولین فتویٰ تکفیر اور حضرت گنگوہی پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ '' نظر سے گزری، اہل باطل کی جانب سے مرزا قادیانی کی اولین تکفیر کے حوالے سے تاریخی حقائق کو مسخ کرنی کی کوشش پچھلے کچھ عرصے سے جاری ہے اس کوشش کو اس کتاب میں تاریخی حقائق بیان کر کے ناکام بنایا گیا ہے۔

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ پر اہل باطل کی جانب سے مرزا قادیانی کی تکفیر نہ کرنے کا الزام لگایا جاتا ہے اس کتاب میں اس الزام کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے، ''اشتہار دعوت'' کے حوالے سے بھی تاریخی رکارڈ درست کیا گیا ہے۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ اس کام کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اہل باطل کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

مولانا عبد الحکیم نعمانی عفی عنہ

تقریظ

فاتح رضاخانیت حضرت مفتی احمد حسن صاحب مدظلہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد !

کتاب ''اولین فتویٰ تکفیر اور حضرت گنگوہی پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ '' میں نے مکمل دیکھی ہے، آخری درجہ کی تحقیق ہے۔ ماشاءاللہ اللہ اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

مفتی احمد حسن عفی عنہ

اولین فتویٰ تکفیر

اہل سنت والجماعت کو اللہ رب العزت نے اعزاز بخشا ہے کہ انہی کی جانب سے سب سے پہلے مرزا قادیانی کا تعاقب کیا گیا اور اس پر کفر کا فتویٰ دیا گیا۔

اہل بدعت کی جانب سے اس اعزاز کو اپنے نام لگانے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے اور اس غرض کی تکمیل کے لیے وہ جھوٹ بولنے اور دجل کرنے سے بھی باز نہیں آتے۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ سب سے پہلے مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ دینے والے علمائے اہل سنت والجماعت علماء لدھیانہ تھے۔(تفصیل آگے آئے گی ان شاءاللہ)

اہل بدعت کی جانب سے آج کل یہ دعوی کیا جارہا ہے کہ

نمبر 1: مرزا قادیانی پر کفر کا فتوی سب سے پہلے مولانا قصوری نے دیا۔

نمبر 2: مرزا قادیانی کا تعاقب سب سے پہلے مولانا قصوری نے کیا۔

اہل بدعت کے دعویٰ کے ان دونوں اجزاء پر ائندہ گفتگو کریں گے فی الحال ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ علماء لدھیانہ نے سب سے پہلے مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ دیا۔

علماء لدھیانہ کا فتویٰ

مرزا قادیانی اپنی زندگی کی پہلی کتاب ''براہین احمدیہ'' شائع کرنے کے بعد 1301 ہجری میں لدھیانہ آیا ، [1] علماء لدھیانہ نے اس کی کتاب براہین احمدیہ پڑھی تو اس میں کفر کے انبار پائے۔فرماتے ہیں

''جس روز قادیانی شہر لدھیانہ میں وارد ہوا تھا راقم الحروف اعنی محمد و مولوی عبداللہ صاحب و مولوی اسمعیل صاحب نے براہین کو دیکھا تو اس میں کلمات کفریہ انبار در انبار پائے۔اور لوگوں کو قبل از دوپہر اطلاع کر دی گئی کہ یہ شخص مجدد نہیں بلکہ ملحد اور زندیق ہے۔''[1]

---

[1] فتاویٰ قادریہ صفحہ 7

ساتھ ہی آگے لکھا ہے

''اور گردونواح کے شہروں میں یہ فتوے لکھ کر روانہ کیے گئے کہ یہ شخص مرتد ہے۔''[2]

ان عبارات سے ثابت ہوتا ہے مرزا قادیانی جب 1301 ہجری میں لدھیانہ آیا تھا اسی دور میں علماء اہل سنت والجماعت نے اس کے کفر کا فتویٰ جاری فرمادیا تھا۔

علماء لدھیانہ نے بار بار اس بات کو فتویٰ قادریہ میں بیان بھی کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں

''چونکہ ہم نے فتویٰ 1301ھ مرزا مذکور کو دائرہ اسلام سے خارج ہو جانے کا جاری کر دیا تھا'' [3]

''ہمارا یہی دعویٰ ہے کہ یہ شخص اور جو لوگ اس کے عقائد باطلہ کو حق جانتے ہیں شرعاً کافر ہیں۔'' [4]

'' یہ شخص مرتد ہے اور اہل اسلام کو ایسے شخص سے ارتباط رکھنا حرام ہے۔ اسی طرح جو لوگ اس پر عقیدہ رکھتے ہیں وہ بھی کافر ہیں اور ان کے نکاح باقی نہیں رہتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسی طرح جیسا ہم نے مرزا قادیانی کو 1301 ہجری میں کافر اور مرتد قرار دیا تھا۔''[5]

'' بعد الحمد والصلوٰت! محمد بن مولانا مولوی عبد القادر صاحب مرحوم لدھیانوی ہیچ خدمت اہل اسلام کے عرض کرتا ہے کہ غلام احمد قادیانی کی تکفیر بباعث کلمات کفریہ کے اول 1301 ہجری میں ہمارے ہی خاندان سے شروع ہوئی۔''[6]

---

[1] فتاویٰ قادریہ صفحہ 9

[2] فتاویٰ قادریہ صفحہ 9

[3] فتویٰ قادریہ صفحہ 29

[4] فتویٰ قادریہ صفحہ 30

[5] فتاویٰ قادریہ صفحہ 31

[6] فتاویٰ قادریہ صفحہ 35

ان اقتباسات سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ علمائے لدھیانہ نے 1301 ہجری میں مرزا قادیانی کے کفر کا فتویٰ جاری فرمادیا تھااور اس فتوے کو شائع کر کے نہ صرف لدھیانہ میں بلکہ ارد گرد کے شہروں میں بھی پھیلادیا تھاتاکہ لوگ مرزا قادیانی کے کفر سے بچ سکیں۔

بیرونی شہادتیں

اگرچہ علمائے لدھیانہ کا یہ فرمادینا کہ ''ہم نے 1301 ہجری میں مرزا قادیانی کو کافر اور مرتد قرار دے دیا تھااور فتویٰ شائع فرما کر ارد گرد کے شہروں میں پھیلادیا تھا'' خود ایک سند کی حیثیت رکھتا ہے لیکن فریقین کی تسلی کے لیے ہم بیرونی شہادتیں بھی پیش کر دیتے ہیں جن سے واضح طور پر معلوم ہو گا کہ اکابر اہل سنت والجماعت نے مرزا قادیانی کے کفر پر سب سے پہلے فتویٰ جاری فرمایا۔

شیخ بٹالوی کی شہادت

شیخ بٹالوی مرحوم نے جب 1308 ہجری میں مرزا قادیانی کے کفر پر سب علماء سے تصدیقات اور دستخط لیے تو یہ فتویٰ علماء لدھیانہ کو بھی بھیجا کہ آپ بھی اس پر تصدیق فرمادیں جواباً ان حضرات نے وہی تحریر بھیج دی جس کے کچھ اقتباسات پہلے گزر چکے ہیں اور فرمایا کہ ہماری طرف سے اپنے اس رسالہ میں اسے ہی شائع کر دیں جس میں واضح طور پر لکھا تھا

"چونکہ ہم نے فتویٰ 1301 ہجری میں مرزا مذکور کو دائرہ اسلام سے خارج ہو جانے کا جاری کر دیا تھا۔۔۔الآخر'' [1]

شیخ مرحوم نے اس تحریر کو شائع کرنے کے بعد اس کی کوئی تردید بھی نہیں کی جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ شیخ بھی یہ بات مانتے تھے کہ ان حضرات نے 1301 ہجری میں مرزا قادیانی کو کافر قرار دے دیا تھا۔

شیخ بٹالوی کی اور بہت سی تحریرات سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات نے مرزا قادیانی کے کفر کا فتوی شیخ بٹالوی کے فتوی سے بہت پہلے دے دیا تھا،[2]

---

[1] اشاعت السنۃ، جلد 13 صفحہ 145

[2] تفصیلات کے لیے اولین تکفیر، مصنف: حافظ عبید اللہ. ملاحظہ فرمائیں۔

قاضی فضل احمد کی شہادت

یہ وہ شخصیت ہیں جو مرزا قادیانی کے ہم عصر ہیں، مرزا قادیانی کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر کے ساتھ انگریز کے ملازم ہوئے، لدھیانہ کے رہنے والے ہیں، سب حالات سے اچھی طرح واقف ہیں، یہ اپنی کتاب کلمہ فضل رحمانی پر مولانا محمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ سے تقریظ لکھواتے ہیں حضرت اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں

"ابتداء میں مولانا مولوی عبداللہ مرحوم نے برادرم حقیقی وراقم الحروف و مولوی مولانا اسمعیل صاحب نے اس (مرزا قادیانی) کی تکفیر کا فتویٰ 1301 ہجری میں شائع کیا ۔ " [1]

قاضی صاحب بھی اس بات کی کوئی تردید نہیں کرتے جو اس بات کی دلیل ہے کہ ان حضرات کا فتوی اس قدر مشہور ہو گیا تھا کہ نہ صرف شیخ بٹالوی اس فتویٰ کو جاتے تھے بلکہ لدھیانہ کا ہر پڑھا لکھا آدمی اس فتویٰ سے واقف تھا۔

مرزا بشیر الدین محمود کی شہادت

مرزا بشیر الدین محمود نے بھی شیخ بٹالوی کے فتوے کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے بہت پہلے علماء لدھیانہ نے فتوے کفر جاری فرما دیا تھا ۔ ملاحظہ فرمائیں

"اس فتویٰ سے بھی کئی سال پہلے علمائے لدھیانہ نے 1884 میں تکفیر کا مندرجہ ذیل فتویٰ صادر کیا۔۔" [2]

---

[1] کلمہ فضل رحمانی صفحہ 143، احتساب جلد 20 صفحہ 499

[2] نوار العلوم جلد 23 صفحہ 508

مرزا غلام احمد قادیانی کی گواہی

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

علماء لدھیانہ نے 1301 ہجری میں سب سے پہلے جو قادیانیت پر ضرب لگائی اس زخم کو چاٹتے ہوئے مرزا قادیانی لیکچر لدھیانہ میں کہتا ہے

"میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں سب سے اول مجھ پر کفر کا فتویٰ اسی شہر کے چند مولویوں نے دیا"[1]

جس پر کفر کا فتوی دیا گیا وہ خود اقرار کر رہا ہے کہ مجھ پر سب سے پہلے کفر کا فتوی دینے والے یہی علماء اہل سنت والجماعت علماء لدھیانہ ہیں۔

خلاصہ کلام

ان سب عبارات اور حوالہ جات سے ثابت ہو گیا کہ مرزا قادیانی پر سب سے پہلے کفر کا فتوی دینے والے اور سب سے پہلے اس کا تعاقب کرنے والے علمائے اہل سنت والجماعت علماء لدھیانہ تھے جنہوں نے 1301 ہجری میں سب سے پہلے مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ جاری فرمایا پھر اسے شائع فرمایا اور گردونواح کے شہروں میں پھیلا دیا۔

1301 ہجری سے پہلے ہمیں کسی بھی شخص کا کوئی بھی فتویٰ نہیں ملتا جو مرزا قادیانی کے کفر پر دیا گیا ہوں، اگر کوئی اس کے خلاف مدعی ہے تو وہ 1301 ہجری والے علمائے لدھیانہ کے فتوی سے پہلے مرزا قادیانی کی تکفیر پر کوئی فتویٰ دکھائے۔

قُلۡ هَاتُواْ بُرۡهَـٰنَكُمۡ إِن كُنتُمۡ صَـٰدِقِينَ

اہل بدعت سے ایک سوال

اب چلتے ہیں اہل بدعت کی جانب، ہمارے کرم فرماؤں نے یہ دعویٰ کیا کہ مولانا قصوری نے سب سے پہلے مرزا قادیانی پر کفر کا فتوی جاری کیا ،یقیناً ان حضرات کا اشارہ مولانا قصوری کی پہلی کتاب جو رد مرزائیت پر انہوں نے لکھی تحقیقات دستگیریہ کی طرف ہوگا۔

تحقیقات دستگیریہ کب شائع ہوئی

آپ حضرات کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ یہ کتاب جس کی بنیاد پر ان حضرات نے یہ دعوی کر رکھا ہے کہ مولانا قصوری نے سب سے پہلے مرزا قادیانی پر کفر کا فتوی لگایا سن 1312 ہجری میں شائع ہوئی۔

---

[1] خزائن جلد 20 صفحہ 249

حوالہ ملاحظہ فرمائیں [1]

جو کتاب علمائے لدھیانہ کے فتویٰ کے 11 سال بعد شائع ہو رہی ہے اس کے بارے میں یہ کہنا یہ پہلا فتویٰ ہے کس قدر دجل وفریب ہے۔

کیا مولانا قصوری نے مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ دیا

ہمارا فریق مخالف کہتا ہے کہ ''مولانا قصوری نے سب سے پہلے مرزا قادیانی پر کفر کا فتوی دیا''، ہم اہل بدعت سے مطالبہ کرتے ہیں

'' مولانا قصوری کی اس کتاب میں جو انہوں نے 1302 ہجری میں لکھی تھی مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ دکھادیں۔ ''

جس کتاب کو آپ نے سر پر اٹھار کھا ہے اور جس کی بنیاد پر شور مچایا ہوا ہے کہ اس میں مولانا قصوری کا مرزا پر ''سب سے پہلا کفر کا فتویٰ ہے'' اس کتاب میں مولانا قصوری نے کہیں بھی مرزا قادیانی کو کافر نہیں کہا، اگر کہا ہے تو ہمیں دکھادیں ہم فوری رجوع کر لیں گے۔

ہاں مولانا قصوری نے عرض مؤلف میں ضرور مرزا قادیانی کو دائرہ اسلام سے خارج کہا ہے لیکن وہ تحریر 1312 ہجری کی ہے جو شیخ بٹالوی مرحوم والے فتویٰ کے شائع ہونے کے بھی تین چار سال بعد لکھی گئی ہے اسے پیش نہیں کیا جاسکتا۔

1302 ہجری کی کسی تحریر میں ہو تو سامنے لائیں اور ہمارے علم میں اضافہ کریں۔

یہ تھی آپ کے اولین فتویٰ کی حقیقت۔

تحقیقات دستگیریہ کا سن تصنیف

اہل بدعت کی جانب سے یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ مولانا قصوری کی یہ کتاب 1301 ہجری کے اندر لکھی گئی، یہ سفید جھوٹ ہے۔ اہل بدعت کو یہ دھوکہ مولوی امین جو ''عقیدہ ختم نبوۃ'' کتاب کو ترتیب دینے والا ہے نے دیا ہے، جب اس نے کتاب ''عقیدہ ختم نبوۃ'' کی پہلی جلد میں مولانا قصوری کی کتاب تحقیقات دستگیریہ کو شامل کیا تو کمال دجل وفریب کا مظاہرہ کرتے ہوئے کتاب کے سرورق پر ''سن تصنیف 1301 ہجری'' لکھ دیا۔[2]

جب کہ حقیقت یہ ہے کہ مولانا نے اس کتاب کو لکھنے کا اغاز 1302 ہجری میں کیا تھا۔ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں

---

[1] تحقیقات دستگیریہ، صفحہ 84، عقیدہ ختم نبوۃ جلد 1 صفحہ 226
[2] عقیدہ ختم نبوۃ جلد 1 صفحہ 144

"حضرات علماء حق ملت شریفین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ فقیر نے صفر 1302 ہجری میں صاحب براہین کا وہ اشتہار دیکھا جس کا ذکر ابتداً اس رسالے میں درج ہوا ہے۔۔۔۔۔جب فقیر نے اس میں دیکھا کتاب براہین احمدیہ کا بنام اللہ تعالی کے حکم اور الہام سے دعوی کیا ہے۔۔۔۔۔پھر اس کی کتاب براہین احمدیہ دیکھی۔۔۔۔" [1]

" ہر چند فقیر مؤلف کان اللہ لہ نے ابتدائے 1302 ہجری سے اول بزریعہ خط وکتابت ثانیاً بوسیلہ اشتہار بہت کوشش کی کہ مرزا قادیانی مناظرہ سے تحقیق حق کر کے اسلام میں رخنہ اندازی سے باز آجائے۔" [2]

یہ حوالہ جات اسی کتاب تحقیقات دستگیریہ میں موجود ہیں جس کے سرورق پر مولوی امین نے کمال دجل کرتے ہوئے تصنیف 1301 ہجری لکھا ہے۔اور کتاب کے اندر مولانا قصوری خود کہتے ہیں کہ مجھے تو مرزے کا تعارف ہی 1302 ہجری میں ایک اشتہار کے ذریعے سے ہوا۔اس اشتہار کو دیکھنے کے بعد میں نے کتاب براھین احمدیہ دیکھی۔

اب اہل بدعت بتائیں کہ مولانا قصوری کو مرزا قادیانی کا تعارف تو ایک سال بعد ہوا لیکن انہوں نے بغیر تعارف کے کتاب ایک سال پہلے کیسے لکھ لی ؟

تحقیقات دستگیریہ فتویٰ یا سوال؟

تحقیقات دستگیریہ اصل میں ایک استفتاء ہے نہ کہ فتویٰ، مولانا قصوری نے علماء حرمین کے نام سوال لکھا، استفتاء بھیجا۔

یہ سوال نامہ جسے مولانا نے 1302 ہجری میں اردو میں لکھا تھا اس کا عربی ترجمہ 1303 ہجری میں مولانا قصوری نے کیا اور علمائے حرمین کی خدمت میں پیش کر دیا۔حوالہ ملاحظہ فرمائیں

''حضرات علماء حرمین محترمین زادہما اللہ تعالیٰ حرمۃ وشرفا اس کی کتاب براھین احمدیہ اور رسالہ اشاعت السنہ ذی القعدہ والحجہ 1301 و محرم 1302 ہجری جس میں اس کی تاویل تھی استفتاء کیا۔'' [3]

---

[1] تحقیقات دستگیریہ صفحہ 82، احتساب جلد 10 صفحہ 526

[2] تحقیقات دستگیریہ صفحہ 99، احتساب جلد 10 صفحہ 543

[3] فتح رحمانی صفحہ 3، احتساب جلد 10 صفحہ 549

یہ اردو استفتاء جو مولانا قصوری نے 1302 ہجری میں لکھا تھا کا 1303 ہجری میں عربی میں ترجمہ کر کے علماء عرب کو بھیجا اور 1305 ہجری کے اندر یہ فتوی واپس آیا۔ حوالے ملاحظہ فرمائیں [1]

ان سب حوالہ جات سے یہ باتیں معلوم ہوتی ہیں

نمبر 1: مولانا قصوری نے تحقیقات دستگیریہ کو 1302 ہجری میں لکھنا شروع کیا۔

جبکہ علماء اہلسنت والجماعت مرزا قادیانی پر 1301 ہجری میں کفر کا فتویٰ جاری فرما چکے تھے۔

نمبر 2: مولانا قصوری کی اس 1302 والی تحریر میں میں مرزا قادیانی پر کفر کا فتوی نہیں لگایا گیا۔ یہ تو صرف ایک استفتاء تھا۔

نمبر 3: مولانا قصوری نے 1302 ہجری میں مرزا قادیانی پر کفر کا فتوی جاری نہیں کیا۔ ہاں مولانا قصوری نے 1302 ہجری میں اردو میں ایک استفتاء ضرور تیار کیا، 1303 ہجری میں اس کا عربی میں ترجمہ کیا اور حرمین شریفین کے علماء کو بھیج دیا، 1305 ہجری میں یہ فتویٰ واپس آیا۔

مطلب یہ فتوی مولانا قصوری کا نہیں بلکہ علمائے حرمین کا تھا اہل بدعت کا اس کے ساتھ صرف اتنا ہی تعلق ہے کہ ان حضرات نے ایک سوال پوچھا تھا باقی فتوی علمائے حرمین نے دیا تھا، اہل بدعت کا یہ کہنا کہ ہم نے سب سے پہلے کفر کا فتوی دیا درست نہیں۔

یہ فتویٰ بھی علماء لدھیانہ کے فتوے سے چار سال بعد آیا تھا۔

نمبر 4 : یہ فتویٰ 1312 ہجری میں پہلی بار منظر عام پر آیا اور شائع ہوا جب علماء لدھیانہ کے فتویٰ کو شائع ہوئے 11 سال اور شیخ بٹالوی مرحوم کے فتویٰ کو شائع ہوئے 3 سے 4 سال ہو گئے تھے۔

---

[1] تحقیقات دستگیریہ صفحہ 84، احتساب جلد 10 صفحہ 528

تحقیقات دستگیریہ صفحہ 99، احتساب جلد 10 صفحہ 543

فتح رحمانی صفحہ 3، احتساب جلد 10 صفحہ 549

یہی وجہ تھی یہ مولانا قصوری نے کتاب کے آخر میں نوٹ لگادیا کہ شیخ بٹالوی مرحوم اب خود مرزا قادیانی کی تکفیر کرتے ہیں اس لیے اس کتاب میں جو بھی شیخ کی تردید ہے اس کا اطلاق اب شیخ پر نہیں ہوتا، ملاحظہ ہو[1]

ایک اور سوال

مولوی امین کی شائع کردہ کتاب ''تحقیات دستگیریہ''،جو کتاب ''عقیدہ ختم نبوۃ جلد 1'' میں ہے میں ہمیں یہ نوٹ بھی نظر نہیں آیا، اہل بدعت حضرات اس کتاب سے یہ نوٹ دکھا کر ہمیں شکریہ کا موقع دیں۔

اہل بدعت کا دعویٰ جھوٹا نکلا

ہم نے اہل بدعت کے دعویٰ کے دو اجزاء آپ کے سامنے رکھے تھے

نمبر 1: مولانا قصوری نے سب سے پہلے کفر کا فتویٰ دیا۔

نمبر 2: مولانا قصوری نے سب سے پہلے مرزا قادیانی کا تعاقب کیا۔

ہم نے آپ حضرات کے سامنے ثابت کردیا کہ علماء لدھیانہ کا فتویٰ 1301 ہجری کا تھا اور مولانا قصوری کی تحریر 1302 ہجری کی ہے اور اس تحریر میں بھی مرزا قادیانی پر کفر کا فتوی نہیں دیا گیا، اس سے ثابت ہو گیا کہ اہل بدعت کا یہ دعویٰ کہ سب سے پہلے مولانا قصوری نے مرزا قادیانی کا تعاقب کیا اور اس پر کفر کا فتوی دیا جھوٹا ہے۔

خلاصہ کلام

ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ سب سے پہلے مرزا قادیانی پر کفر کا فتوی 1301 ہجری میں علماء لدھیانہ کی جانب سے جاری کیا گیا، ان حضرات نے یہ فتوی شائع کر کے اپنے گردونواح کے شہروں میں بھی بھیجا۔اس کے بعد بعض لوگوں نے مرزا قادیانی کا تعاقب شروع کر دیا، علماء لدھیانہ کے اس اولین فتوے کا مرزا قادیانی اور اس کے بیٹے مرزا محمود نے بھی اقرار کیا ہے نیز مولانا بٹالوی نے بھی اس بات کی تردید نہیں کی، 1302 ہجری میں علماء لدھیانہ کا فتویٰ شائع ہونے کے ایک سال بعد مولانا قصوری کو ایک خط کے ذریعے مرزا قادیانی کا تعارف ہوا ،اس کے بعد قصوری صاحب نے مرزا کی کتاب براہین احمدیہ پڑھی، قصوری صاحب نے 1302 ہجری میں اردو زبان میں ایک استفتاء تیار کیا جس میں مرزا قادیانی کو کافر نہیں کہا گیا تھا، پھر 1303 ہجری میں اس استفتاء کا عربی میں ترجمہ کیا گیا اور اس کو علماء حرمین کی خدمت میں

[1] تحقیقات دستگیریہ صفحہ 102، احتساب جلد 10 صفحہ 546

پیش کیا گیا، علمائے حرمین کا فتوی 1305 ہجری یعنی علماء لدھیانہ کے فتویٰ کے 4 سال بعد واپس آیا جس میں اہل بدعت کا کمال صرف اتنا ہے کہ انہوں نے ایک سوال لکھا، پھر اس فتویٰ کو سنبھال کر رکھ لیا گیا اور 7 سال بعد یعنی علماء لدھیانہ کے فتویٰ کے 11 سال اور شیخ بٹالوی والے فتوی کے 3 یا 4 سال بعد شائع کیا گیا۔

ثابت ہوا مولانا قصوری نہ تو سب سے پہلے مرزا قادیانی کا تعاقب کرنے والوں میں شامل ہیں نہ ہی سب سے پہلے مرزا قادیانی پر کفر کا فتوی دینے والوں میں شامل ہیں۔ یہ اعزاز اللہ نے اہل سنت والجماعت علماء لدھیانہ کے حصے میں رکھا ہے۔

علماء لدھیانہ کا مختصر تعارف

مولانا عبدالقادر لدھیانوی

علماء لدھیانہ کے جد امجد مولانا عبدالقادر صاحب لدھیانوی تھے ،اپ کی وجہ سے ہی فتاویٰ قادریہ کو فتاویٰ قادریہ کہا جاتا ہے۔

آپ کے استاد

آپ شاہ ولی اللہ خاندان کے فیض یافتہ تھے۔

مفتی ضیاء الحسن لدھیانوی لکھتے ہیں

''آپ نے علم حدیث پہلے مولانا عبداللہ جیراجوی سے حاصل کیا پھر دہلی گئے، شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر سے براہ راست استفادہ کیا ''[1]

اسی طرح مولانا عثمان لدھیانوی لکھتے ہیں

''امام العارفین حضرت شاہ عبدالقادر علیہ رحمۃ نے دہلی میں ولی اللہی خاندان سے براہ راست علم حاصل کیا اور اس طرح علماء لدھیانہ ولی اللہی خاندان کی علمی شاخ بن گئی ''[2]

---

[1] 1857 کی جنگ آزادی صفحہ 9
[2] قافلہ علم وحریت صفحہ 45

علماء اہل سنت والجماعت علماء دیوبند بھی اسی ولی اللہی خاندان سے فیض یافتہ تھے،

اکابر علماء دیوبند شاگرد ہیں شاہ عبد الغنی مجددی کے، وہ شاگرد ہیں شاہ محمد اسحاق دہلوی کے اور وہ شاگرد ہیں شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے۔

اسی طرح دوسرا سلسلہ سندیوں ہے، اکابر علماء دیوبند شاگرد ہیں مولانا مملوک علی نانوتوی کے، وہ شاگرد ہیں مولانا رشید الدین خان دہلوی کے اور وہ شاگرد ہیں شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے۔

مولانا عبد القادر لدھیانوی اور شاہ اسماعیل شہید

مولانا عبد القادر لدھیانوی شاہ شہید کے مددگاروں اور معاونین میں تھے، جب شاہ شہید اپنے شیخ سید احمد شہید کے ساتھ سکھوں کے خلاف جہاد میں مصروف تھے تو مولانا عبد القادر لدھیانوی نے شاہ شہید کی مالی مدد کی تھی اور اس تاک میں تھے کہ مجاہدین کی بدنی امداد کی جائے کہ شاہ شہید کی بالاکوٹ میں شہادت کی خبر آ پہنچی۔

حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں

''بزرگان خاندان میں یہ بات تواتر کے ساتھ منقول ہے امیر المجاہدین سید احمد شہید کی اہلیہ محترمہ نے مولانا عبد القادر لدھیانوی کے نام ایک خط بھیجا جو فارسی زبان میں تحریر تھا اس میں مجاہدین کے لیے مالی اور بدنی اعانت کی ترغیب دی گئی تھی اور اپنے دستخط ام اسماعیل نام سے کیے گئے تھے۔ اس خط کے جواب میں مولانا عبد القادر نے فوری طور پر مالی اعانت ارسال فرمائی تھی۔ اس علاقہ میں چونکہ سکھ قوم اکثریت میں تھی اس لیے بدنی اعانت کے متعلق مخفی طور پر مجاہدین بھیجنے کی فکر میں تھے کہ شہادت بالاکوٹ کی اطلاع موصول ہوئی۔ آپ کو اپنی کوتاہی پر انتہائی دکھ اور صدمہ ہوا۔ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ مجھے اس کا کفارہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔'' [1]

''اس خط کے جواب میں مولانا عبد القادر نے فوری طور پر مالی اعانت ارسال فرمائی تھی۔ اس علاقہ میں چونکہ سکھ قوم اکثریت میں تھی اس لیے بدنی اعانت کے متعلق مخفی طور پر مجاہدین بھیجنے کی فکر میں تھے کہ شہادت بالاکوٹ کی اطلاع موصول ہوئی۔ آپ کو اپنی کوتاہی پر انتہائی دکھ اور صدمہ ہوا۔ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ مجھے اس کا کفارہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔''[2]

---

[1] جند حریت صفحہ 76

[2] 1857 کی جنگ آزادی صفحہ 14,15

''حضرت شاہ عبدالقادلدھیانوی کی طرف سے تحریک مجاہدین کی اعانت، 1831 میں امیر المجاہدین حضرت سید احمد شہید کی اہلیہ محترمہ نے جو کہ ہندوستان میں مقیم تھیں۔ مولانا شاہ عبدالقادر لدھیانوی کے نام فارسی زبان میں خط بھیجا جس میں مجاہدین کی مالی اور بدنی اعانت کی ترغیب دی گئی تھی اور اپنے دستخط ام المجاہدین ام اسماعیل کے نام سے کیے تھے۔اس خط کے جواب میں مولانا شاہ عبدالقادر لدھیانوی نے فوری طور پر مالی اعانت ارسال فرمائی اور مخفی طور پر مجاہدین بھیجنے کی فکر میں تھے کہ بالاکوٹ سے شہادت کی اطلاع موصول ہوئی۔اپ کو اپنی کوتاہی پر انتہائی دکھ اور صدمہ ہوا۔ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ مجھے اس کا کفارہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔''[1]

جذبہ جہاد سے سرشار مجاہد اسلام (مولانا عبدالقادر لدھیانوی) ''جس نے سید احمد شہید کی رفاقت میں مجاہدین اسلام کے اعانت کی'' [2]

مولانا قصوری کی گواہی

یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ اس کا اعتراف مولانا غلام دستگیر قصوری نے بھی کیا ہے، وہ لکھتے ہیں

''مولوی محمد صاحب لدھیانوی نے جن کا سارا کنبہ تقویۃ الایمان والے کے کمال معتقدین سے ہیں۔''[3]

انگریز کے خلاف جہاد

1857 کی جنگ ازادی کی بنیاد وہ فتویٰ جہاد جس کی وجہ سے انگریز کے خلاف جہاد شروع ہوا کو مرتب کرنے والوں میں مولانا عبدالقادر لدھیانوی اور ان کے بیٹے مولانا سیف الرحمن لدھیانوی کا نام آتا ہے۔

''دہلی کے مذہبی حلقے جہاد کے معاملے میں منتشر تھے اس لئے (مولانا عبدالقادر لدھیانوی نے)اپنے فرزند اکبر مولانا سیف الرحمن کی معیت میں فرضیت جہاد پر ایک فتویٰ مرتب کرکے انقلابی سپاہیوں کو پیش کیا۔انہوں نے علماء و مشائخ کی تصدیقات حاصل کرنے کے بعد اخبار میں شائع کیا '' [4]

1857 کی جنگ آزادی میں مولانا عبدالقادر لدھیانوی اپنے پورے خاندان کے ساتھ دہلی میں انگریزی کے خلاف عملی جہاد میں مصروف تھے۔

---

[1] قافلہ علم و حریت صفحہ 53

[2] قافلہ علم و حریت صفحہ 69

[3] تقدیس الوکیل صفحہ 132

[4] 1857 کی جنگ آزادی صفحہ 23

’’ یکم شوال 1373 ہجری بمطابق 25 مئی 1857 عیدالفطر کے اجتماع میں مولانا عبدالقادر لدھیانوی نے لوگوں کو دہلی کے لئے مسلح تیاری کا حکم دیا۔۔۔۔ماہ جون میں اپنی فوج اور تمام اہل وعیال کے ساتھ دہلی کا سفر شروع کیا، راستے کی مزاحمتوں کا دفاع کرتے ہوئے اور متعدد انگریز اور سکھ دستوں کو شکست دیتے ہوئے دہلی پہنچے۔‘‘ [1]

’’دہلی میں فتح پوری اور چاندنی چوک میں انگریز فوجوں سے زبردست ٹکرلی اور گھمسان کی جنگ لڑی گئی ‘‘[2]

یہ وہی دور تھا جس میں اکابر اہل سنت والجماعت علماء دیوبند اپنے شیخ حاجی امداداللہ مہاجر مکی کی قیادت میں شاملی کے میدان میں انگریز کے خلاف جہاد میں مصروف تھے اور ان اکابر نے انگریز کو شاملی میں شکست دی تھی۔

مولانا محمد لدھیانوی

حضرت مولانا عبدالقادر لدھیانوی کے بیٹے ہیں مولانا محمد لدھیانوی، آپ نے اپنے والد کے ساتھ 1857 کی جنگ آزادی میں حصہ لیا۔

مولانا محمد لدھیانوی اور حضرت گنگوہی

تکفیر مرزا کے باب میں جب علماء لدھیانہ نے سب سے پہلے 1301 ہجری میں فتویٰ جاری کیا تو حضرت گنگوہی نے حالات سے عدم واقفیت کی بنیاد پر ان حضرات سے شروع میں اختلاف کیا اور ان کو ایک خط بھیجا اس میں حضرت گنگوہی نے مولانا محمد لدھیانوی کا صاحب علم ہونا مانا ہے۔

حضرت گنگوہی فرماتے ہیں

’’آپ جیسے اہل علم سے بہت تعجب ہوا کہ آپ نے ایسے امر متبادر معانی کو دیکھ کر تکفیر وارتداد کا حکم فرمایا ‘‘ [3]

یہ کتنی بڑی ہستی تھی جن کے اہل علم ہونے کو حضرت گنگوہی جیسی ہستی بھی مان رہی ہیں۔

نوٹ: حضرت گنگوہی نے تحقیق کے بعد اس فتویٰ کی تصدیق فرمادی تھی یہ بات ہم اپنے مضمون ’’حضرت گنگوہی اور تکفیر قادیانی ‘‘ میں لکھ چکے ہیں، قارئین کی سہولت کے لیے یہاں بھی درج کیا جاتا ہے۔

---

[1] 1857 کی جنگ آزادی صفحہ 23

[2] 1857 کی جنگ آزادی صفحہ 23

[3] فتاویٰ قادریہ صفحہ 10

حضرت گنگوہی اور علماء لدھیانہ کے فتویٰ کی تصدیق

1301 ہجری میں علمائے لدھیانہ نے سب سے پہلے مرزا قادیانی کی تکفیر کی، ابتدا میں حضرت گنگوہی نے تکفیر سے گریز کیا لیکن جب ان حضرات نے جلسہ دستار بندی دارالعلوم دیوبند جا کر حضرت کے سامنے حقیقت حال رکھی تو حضرت نے تحقیق کرنے کے بعد ان حضرات کے اس فتویٰ کی تصدیق فرما دی، حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں

''حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نے صرف فتویٰ پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ علماء الدھیانہ اور دیگر علماء کرام کو حکم دیا کہ وہ ہر محاذ پر شریعت اسلامیہ کی روشنی میں جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف جہاد کریں ''[1]

''جب مرزا قادیانی کے حالات حضرت پر کھلے تو آپ نے بھی اس پر کفر کا فتوی دیا اور قادیانی کی تکفیر میں علمائے لدھیانہ سے اتفاق فرمایا ''[2]

''جن علماء نے وقتی طور پر اس فتویٰ سے اتفاق نہیں کیا تھا بالآخر انہیں بھی تکفیر مرزا کے فتویٰ کی تصدیق کرنی پڑی۔۔۔۔۔۔اس اجلاس میں سخت بحث و مباحثہ کے بعد علماء لدھیانہ کے اس تحقیقی فتویٰ پر سبھی علماء کو اتفاق کرنا پڑا حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نے بھی اس فتویٰ سے پورا پورا اتفاق کیا''[3]

''چنانچہ مولانا شاہ عبدالرحیم کی پیشگوئی حرف باحرف پوری ہوئی۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور تمام دوسرے اکابر امت جو قادیانی کی تکفیر سے پہلو تہی کرتے اور لوگوں کو اس سے منع کرتے تھے ائندہ چل کر اس کو مرتد اور خارج از اسلام قرار دینے لگے۔'' [4]

ان تمام شہادتوں کے بعد حضرت گنگوہی کی اپنی تصدیق ملاحظہ فرمائیں۔

''مرزا قادیانی ضال اور مضل اور فرقہائے مبتدعہ واہل اہواء ہے۔۔۔اور جو لوگ اس کی تکفیر کرتے ہیں وہ بھی حق پر ہیں۔''[5]

اس حوالہ سے ثابت ہو گیا کہ حضرت گنگوہی نے علماء لدھیانہ کے فتویٰ تکفیر کی تصدیق کر دی تھی۔

---

[1] قادیانیت، مفتی جمیل خان شہید، صفحہ 74
[2] فتوی تکفیر، حبیب الرحمن لدھیانوی صفحہ 88
[3] ماہنامہ الحق، مئی 1980، صفحہ 46، حبیب الرحمن لدھیانوی
[4] رئیس قادیان صفحہ 381
[5] باقیات فتویٰ رشیدیہ صفحہ 37،38

مولانا محمد لدھیانوی اور مولانا یعقوب نانوتوی

جلسہ دستار بندی دارالعلوم دیوبند میں جب مولانا محمد لدھیانوی نے حضرت گنگوہی سے گفتگو کرنا چاہی تو حضرت گنگوہی نے فرمایا ''ہمارے سب کے مولانا محمد یعقوب صاحب بڑے ہیں اس باب میں جو ارشاد فرمائیں مجھے منظور ہے'' [1]

مولانا محمد لدھیانوی اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے مولانا یعقوب نانوتوی کے پاس گئے اور حضرت نے فرمایا چونکہ آپ اس سے قریب الوطن ہیں اور آپ نے اس کی کتاب براھین احمدیہ بھی پڑھ رکھی ہے اس لیے ہم آپ کو اس کی تکفیر سے نہیں روکتے۔[2]

چونکہ اس دور میں حضرت گنگوہی اور حضرت مولانا یعقوب نانوتوی نے مرزا قادیانی کی کتاب براہین احمدیہ نہیں دیکھی تھی[3]

اس لیے خود تکفیر نہیں کی لیکن جب یہ حضرت چلے گئے اور حضرت گنگوہی نے تحقیق کی تو ان کے فتویٰ کی تصدیق فرمادی جیسے حوالے پہلے گزر چکے۔

مولانا محمد لدھیانوی اور مولانا عبدالرحیم رائے پوری

مولانا عبدالرحیم رائے پوری جو مولانا عبدالقادر رائے پوری کے شیخ اور مظاہر العلوم سہارنپور کے سرپرست تھے وہ حضرت مولانا محمد لدھیانوی کے شاگرد تھے۔[4]

ایک شبہ اور اس کا جواب

علماء لدھیانہ کو اہل بدعت میں سے ثابت کرنے کے لیے ایک شبہ یہ پیش کرتے ہیں کہ مولانا محمد لدھیانوی نے کتاب ''تقدیس الرحمن'' میں خلف وعید جس کو یہ لوگ امکان کذب سے تعبیر کرتے ہیں اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کے ساتھ اختلاف کیا ہے۔

جواب

اس کتاب تقدیس الرحمن میں دو مسائل زیر بحث آئے ہیں

---

[1] فتاویٰ قادریہ صفحہ 25, 26

[2] خلاصہ کلام فتاویٰ قادریہ صفحہ 25

[3] رئیس قادیان صفحہ 380

[4] 1857 کی جنگ آزادی صفحہ 17، قافلہ علم وحریت صفحہ 80

امکان کذب

امکان نظیر

مولانا احمد رضا خان بریلوی کے نزدیک دونوں ایک ہی چیز کے دو نام ہیں، جو امکان نظیر کا قائل ہے وہ حقیقت میں امکان کذب کا بھی قائل ہے۔ حوالہ ملاحظہ فرمائیں

''اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل مذکور ممکن ہو تو معاذ اللہ کذب الٰہی لازم آئے''[1]

اب دیکھیں کہ مولانا محمد لدھیانوی نے امکان نظیر کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے

''اسی طرح مولوی فضل حق صاحب اور متبعین انکے مثل مولوی غلام دستگیر قصوری وغیرہ نظیر خاتم النبیین کو ممتنع بالذات قرار دینے میں سخت غلطی پر ہیں دلائل عقلیہ ونقلیہ بالکل انکے مخالف ہیں ''[2]

مولانا احمد رضا خان بریلوی کے فتویٰ کے مطابق حضرت مولانا محمد لدھیانوی امکان نظیر مان کر امکان کذب کے بھی قائل ہو گئے۔

اب اس سوال کی طرف چلتے ہیں کہ کیا مولانا محمد لدھیانوی نے علماء اہلسنت والجماعت علماء دیوبند سے امکان کذب کے مسئلہ میں اختلاف کیا ہے یا نہیں۔

اس جواب کو سمجھنے کے لیے پہلے سمجھیں کہ امکان کذب ہمارے نزدیک ہے کیا۔ حضرت گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ میں فرماتے ہیں

''خدا تعالیٰ نے مثل فرعون وہامان وابی لہب کو قرآن میں جہنمی ہونے کا ارشاد فرمایا ہے وہ حکم قطعی ہے اس کے خلاف ہر گز ہر گز نہ کرے گا۔ مگر وہ تعالیٰ قادر ہے اس بات پر کہ ان کو جنت دے دیوے عاجز نہیں ہو گیا قادر ہے اگرچہ ایسا اپنے اختیار سے نہ کرے گا'' [3]

یہی بات مولانا محمد لدھیانوی نے تقدیس الرحمن میں لکھی ہے آپ فرماتے ہیں

---

[1] الکوکبۃ الشھابیہ صفحہ 181

[2] تقدیس الرحمن صفحہ 13

[3] فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 234

''اگرچہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے کہ میں مشرک کو نہیں بخشوں گا لیکن کافر کے بخشنے کی قدرت اسکی ذات میں سے بسبب وعدہ کے سلب نہیں ہوتی ''[1]

جو بات حضرت گنگوہی نے کی ہے وہی بات مولانا محمد لدھیانوی نے کی ہے دونوں اکابرین کی بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

مولانا قصوری کی گواہی

یہ بات ہم ہی نہیں کرتے مولانا قصوری بھی مانتے ہیں

''بلکہ صاحب براہین قاطعہ کی ہی تائید کی باری تعالیٰ کے امکان کذب کے اثبات میں چناں چہ آیت ﴿إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ [المائدة] کے نیچے لکھا کہ شرک کا بخشانہ جانا مقتضاے وعید سے ہے **ممتنع** ذاتی نہیں۔۔۔اور یہ بات ظاہر ہے کہ ایسے ہی استنباطوں سے براہین والے نے امکان کذب باری تعالیٰ ثابت کیا ہے''[2]

ان حوالہ جات سے ثابت ہو گیا کہ حضرت مولانا محمد لدھیانوی کا مذہب وہی تھا جو حضرت گنگوہی کا تھا، حضرت کا وہی مذہب تھا جو حضرت سہارنپوری کا تھا۔

مولانا عبدالعزیز لدھیانوی

مولانا محمد لدھیانوی کے بھائی، شاہ عبدالقادر لدھیانوی کے فرزند حضرت مولانا عبدالعزیز لدھیانوی مرتب فتویٰ نصرۃ الابرار تھے۔

مولانا عبدالعزیز لدھیانوی اور حضرت گنگوہی

حضرت وہ شخصیت ہیں جب کے بارے میں جھوٹ بول کر کچھ لوگوں نے حضرت گنگوہی سے ایک فتویٰ لیا، جب وہ فتویٰ شائع ہوا اور حضرت گنگوہی کو یہ خبر پہنچی کہ آپ کے فتویٰ کو مولانا عبدالعزیز لدھیانوی پر چسپاں کیا جا رہا ہے تو حضرت گنگوہی نے تحریری وضاحت پیش کی، حضرت لکھتے ہیں

''اب وہ فتویٰ بندہ کا طبع ہوا اور اس کے اول تین صفحے لکھے دیکھے جن سے معلوم ہوا کہ وہ سوال مولوی عبدالعزیز صاحب لدھیانوی کی نسبت ہے۔۔۔لہذا بندہ راست راست کہ ہر مسلمانوں کو مطلع کرتا ہے اور اپنا ذمہ بری کرتا ہے کہ مولوی عبدالعزیز صاحب لدھیانوی ہر گز ہر گز

---

[1] تقدیس الرحمن صفحہ 14

[2] تقدیس وکیل صفحہ 134,135

مصداق اس فتویٰ کا نہیں اور جو امور ان کی طرف اس تحریر میں منسوب ہے ان کی وجہ سے بندہ ہر گز ان کو محل اس جواب و فتویٰ کا نہیں جانتا۔ اگر سائل اس تفصیل کو درج سوال کرتا تو بندہ ہر گز یہ جواب نہ لکھتا۔۔۔۔۔ اور اس عبارت میں جو گستاخ کلام نسبت مولوی صاحب کے ہیں وہ سخت نازیبہ ہے بندہ کے نزدیک عالم کی شان میں ایسا کلام موجب ہتک اسلام و علم ہے۔ پس جو صاحب اس بندے کو صادق جانتے ہیں اور جو بندے کی تحریر کی وجہ سے مولوی عبدالعزیز لدھیانوی صاحب سے بد عقیدہ ہوئے ہیں ان کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ ہر گز مصداق اس فتوی بندہ کے نہیں۔ ان سے معذرت کرنا اور معافی چاہنا اور اتحاد و محبت کرنا لازم ہے۔''[1]

حضرت کی اس تحریر پر علماء اہل سنت والجماعت نے دستخط کر کے مولانا عبدالعزیز لدھیانوی سے اپنے عقیدت کا اظہار کیا۔

مولانا محمد حسن دیوبندی لکھتے ہیں

''بندہ کے نزدیک مولوی عبدالعزیز صاحب اور دیگر حضرات لدھیانوی ہر گز مخرب اسلام نہیں ہیں بلکہ معاون اسلام ہیں''[2]

مولانا محمد فضل عظیم خطیب دیوبندی لکھتے ہیں

''میں مولوی عبدالعزیز صاحب و مولوی محمد صاحب و مولوی عبداللہ صاحب کو بخوبی جانتا ہوں نہایت متقی اور ذی علم ہیں ان سے بہتر عالم ملک پنجاب میں نہیں ہے'' [3]

ابو محمد مولانا عبدالحق حقانی سے بھی جھوٹ بول کر اسی طرح کا فتویٰ لیا گیا، آپ کو بھی جب حقیقت حال کی خبر ہوئی تو آپ نے لکھا

''اس پر فقیر نے کچھ عبارت لکھی جس کو سائل نے مولوی عبدالعزی، مولوی عبداللہ اور مولوی محمد صاحب کی نسبت چسپاں کر دیا۔ میں تینوں صاحبوں سے خوب واقف ہوں حقیقت میں وہ دیندار، ذی علم ہیں اور وہ ایسے نہیں کے خلاف اسلام کوشش کریں۔[4]

اور بھی حضرات نے حضرت گنگوہی کی تحریر کو درست کہا تفصیلات کے لیے فتویٰ نصرۃ الابرار صفحہ 5،6،7 ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] فتویٰ نصرۃ الابرار صفحہ 5

[2] فتویٰ نصرۃ الابرار صفحہ 6

[3] فتویٰ نصرۃ الابرار صفحہ 6

[4] فتویٰ نصرۃ الابرار صفحہ 6

مدرسہ ''اللہ والا'' کی بنیاد

حضرت نے لدھیانہ میں مدرسہ ''اللہ والا'' کی بنیاد رکھی،اس مدرسہ کے مدرس مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کے والد مولانا یاسین صاحب تھے۔

''اس مدرسہ میں پاک وہند کے مشہور مفتی، مفتی محمد شفیع صاحب کے والد مولانا یاسین صاحب مدرس تھے''[1]

مفتی محمد نعیم لدھیانوی

جب اس مدرسہ کے مہتمم مولانا عبداللہ لدھیانوی کے فرزند مفتی نعیم لدھیانوی فاضل دیوبند بنے تو اپنے شیخ اور استاد شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی کی نسبت سے اس مدرسہ کا نام ''مدرسہ محمودیہ اللہ والا'' رکھ دیا۔ اس مدرسہ کے سالانہ جلسے میں ہر سال اکابر علماء اہل سنت والجماعت علماء دیوبند تشریف لایا کرتے تھے۔ مولانا یوسف لدھیانوی شہید نے بھی اسی مدرسہ سے اپنی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔[2]

مولانا عبداللہ لدھیانوی کے فرزند مفتی محمد نعیم لدھیانوی فاتح رضاخانیت مولانا منظور احمد نعمانی اور حضرت اقدس مولانا یوسف لدھیانوی شہید کے استاد تھے۔[3]

مولانا زکریا لدھیانوی

رائیس احرار مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی کے والد اور مولانا محمد لدھیانوی کے فرزند مولانا زکریا لدھیانوی حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھیوں میں سے تھے، مقدمہ مرزائیہ بہاولپور میں حضرت شاہ صاحب کو علماء لدھیانہ کی جانب سے دیے گئے پہلے فتوے کی تفصیلات بیان کرنے کا شرف مولانا زکریا لدھیانوی کو حاصل ہوا۔

''قادیانیوں کے خلاف دائر مقدمہ بہاولپور میں شرکت کے لیے مولانا محمد زکریا لدھیانوی حضرت مولانا علامہ انور شاہ صاحب کشمیری کے ساتھ بہاولپور تشریف لے گئے''[4]

مولانا سید زہر شاہ قیصر جو ماہنامہ دار العلوم دیوبند کے مدیر تھے مولانا زکریا لدھیانوی کے بارے میں لکھتے ہیں

---

[1] 1857 کی جنگ ازادی صفحہ 47، قافلہ علم وحریت صفحہ 86
[2] 1857 کی جنگ ازادی صفحہ 47
[3] 1857 کی جنگ ازادی صفحہ 51
[4] قافلہ علم وحریت صفحہ 104

''حضرت مولانا محمد زکریا صاحب ایک قلندر صفت، رچے بسے ہوئے بزرگ، پختہ عالم، درویش صفت انسان، بزرگ اور علماء کے ہم نشین اور بڑے بڑے وزراء اور حکام وقت پر اپنے دینی دبدبے کے ساتھ موثر تھے، مجھے اچھی طرح معلوم ہے مولانا محمد ذکریا صاحب جمعہ کے دن محلہ موجپورہ سے اپنے گھر سے کمپنی باغ کی شاہی مسجد میں نماز جمعہ ادا کر کے تشریف لاتے تھے تو راستے میں کئی بازاروں کے دکاندار اس خوف سے اپنی دکانیں بند کر لیتے تھے کہ مولانا ادھر سے گزریں گے اگر نماز جمعہ کے قریب وقت میں ہماری دکان کھلی ہوئی دیکھیں گے تو خفا ہوں گے''[1]

علماء لدھیانہ کا مذہب

ان تمام حوالہ جات سے یہ بات واضح ہے کہ علمائے لدھیانہ کا دیوبند کے ساتھ محبت وعقیدت کا تعلق تھا، مولانا عبداللہ لدھیانوی کے فرزند مفتی نعیم لدھیانوی کے دار العلوم دیوبند سے فراغت کے بعد اس خاندان میں ہر عالم یا تو دار العلوم دیوبند کا فاضل ملے گا یا مظاہر العلوم سہارنپور کا فاضل ہوگا، اہل بدعت کا یہ دعویٰ کرنا کہ یہ حضرات اہل بدعت سے تعلق رکھنے تھے محض جھوٹ ہے۔

اتمام حجت کے لیے دو حوالہ جات اور ملاحظہ فرمائیں۔

بانی جامعۃ الرشید حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی جو مولانا عبدالعزیز لدھیانوی کے نواسے مولانا محمد سلیم لدھیانوی کے فرزند ہیں لکھتے ہیں

''علمائے دیوبند علمائے لدھیانہ یہ دو نام نہیں بلکہ ایک ہی نام ہے۔ یہ دو قبیلے نہیں بلکہ ایک ہی قبیلہ ہے۔ دونوں امام الہند حجت الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فیض یافتہ ہیں اور اسی پر ہمیں فخر ہے۔''[2]

اسی طرح حبیب الرحمن ثانی لدھیانوی لکھتے ہیں

''یہ بات ذہن میں رکھیں کہ اکابر علمائے لدھیانہ و دیوبند کا مسلک ایک ہی تھا اور ہے'' [3]

---

[1] یادگار زمانہ ہیں یہ لوگ صفحہ 135،134

[2] قافلہ علم وحریت صفحہ 35

[3] سب سے پہلا فتویٰ تکفیر صفحہ 28

حضرت گنگوہی اور تکفیر قادیانی

حضرت گنگوہی مرزا قادیانی کے مخالف

مولانا فیض احمد اویسی نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف نے مرزا قادیانی کی تکفیر کی ہے،اس کتاب میں ایک دلیل یہ دی گئی ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین میں خواجہ صاحب کو شامل کیا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے بھی مرزا قادیانی کی تکفیر کی تھی حوالہ ملاحظہ فرمائیں

”حضرت غریب نواز خواجہ غلام فرید کو قادیانی اپنے مخالفین میں سمجھتا اور لکھتا رہا۔۔۔۔۔جس سے صاف ظاہر ہے کہ مشائخ بہاولپور نے ہندوستان کے دیگر مشائخ کی طرح مرزا جی کو کافر اور کذاب کہنے میں ناموس شریعت کی حفاظت کا فریضہ ادا کیا ہے نیز مرزا جی کی تکفیر میں مشائخ بہاولپور دوسرے علاقہ جات کے مشائخ سے پیچھے نہیں ہیں“[1]

اس حوالہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی ان حضرات کو اپنے مخالفین میں شامل کرتا تھا جو اس کی تکفیر کرتے تھے۔

اب دیکھتے ہیں کہ کیا حضرت گنگوہی کو مرزا نے اپنے مخالفین میں شامل کیا ہے یا نہیں، حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں

”سو وہ یہ کہ ہمارے مخالف جن میں مولوی رشید احمد بھی داخل ہیں “[2]

”بہت سخت مخالف۔۔۔۔۔جیسا کہ مولوی رشید احمد گنگوہی “[3]

”مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی پیر مہر علی شاہ صاحب ایک تحریری اقرار نامہ بہ ثبت شہادت 50 معزز مسلمانوں کے اخبار کے ذریعے سے شائع کر دیں کہ اگر ایسا نشان جو در حقیقت فوق العادت ہو ظاہر ہو گیا تو ہم حضرت ذوالجلال سے ڈر کر مخالفت چھوڑ دیں گے“[4]

”ہمارے سلسلہ کے دشمن۔۔۔۔رشید احمد۔۔۔“ [5]

---

[1] خواجہ غلام فرید چاچڑنی اور مرزا قادیانی صفحہ 8،9

[2] ضمیمہ براہین، خزائن جلد 21 صفحہ 371

[3] حقیقت الوحی، خزائن جلد 22 صفحہ 239

[4] اربعین نمبر 2، خزائن جلد 17 صفحہ 376

[5] نزول المسیح خزائن جلد 18 صفحہ 534

ان حوالہ جات میں صاف طور پر مرزا قادیانی نے حضرت گنگوہی کو اپنا مخالف لکھا ہے اور اپنے سلسلے کا دشمن کہا ہے، اہل بدعت کے اصول کے مطابق ان حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے حضرت گنگوہی نے مرزا قادیانی کی تکفیر کی تھی۔

مخالفین کی فہرست

اویسی صاحب کے ہاں تو اگر مرزا قادیانی نے کسی کو اپنے مخالفین کی فہرست میں بھی شامل کیا ہے تو اس سے بھی یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ اس شخص نے مرزا قادیانی کی تکفیر کی ہے۔[1]

مرزا نے حضرت گنگوہی کو بھی اپنے مخالفین کی فہرست میں شامل کیا ہے، حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں

1. ازالہ اوہام حصہ دوم، خزائن جلد 3 صفحہ 458
2. سچائی کا اظہار، خزائن جلد 6 صفحہ 81
3. رسالہ دعوت قوم، خزائن جلد 11 صفحہ 69
4. سراج منیر، خزائن جلد 12 صفحہ 57
5. کشف الغطاء، خزائن جلد 14 صفحہ 218
6. ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، خزائن جلد 17 صفحہ 37
7. ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، خزائن جلد 17 صفحہ 47
8. اربعین نمبر 3، خزائن جلد 17 صفحہ 386

خلاصہ کلام

ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل بدعت کا اصول ہے اگر مرزا قادیانی نے کسی کو اپنے مخالفین کی فہرست میں شامل کیا ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس شخص نے مرزے کی تکفیر کر رکھی ہے ہم نے اپ کے سامنے مرزا قادیانی کی کتب سے 8 حوالے رکھے جن میں وہ حضرت گنگوہی کو اپنے مخالفین کی فہرست میں شامل کرتا ہے، اس سے بڑھ کر ہم نے آپ کے سامنے 4 حوالے رکھے جس میں مرزا قادیانی حضرات گنگوہی کو نام لے کر اپنا مخالف، سخت مخالفت اور اپنے سلسلے کا دشمن کہتا ہے جن سے صاف طور پر معلوم ہو گیا کہ حضرت گنگوہی نے مرزا قادیانی کی تکفیر کی تھی۔

---

[1] ملاحظہ فرمائیں خواجہ غلام فرید چاچڑنی اور مرزا قادیانی صفحہ 8

انجام آتھم اور حضرت گنگوہی

اویسی صاحب کہتے ہیں "کہ "انجام آتھم" میں خواجہ غلام فرید کو مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین میں شامل کیا ہے" سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ مرزا کو کافر کہتے تھے، حوالہ ملاحظہ فرمائیں

"بہر حال حضور فرید الملۃ والدین حضرت خواجہ غلام فرید نے نہ تو مرزا قادیانی کے دعوی نبوت کی تائید کی اور نہ اسے مہدی مانا بلکہ اسے کافر اکفر کہتے تھے انجام اتھم کا حوالہ گزر چکا"[1]

مرزا قادیانی نے خواجہ صاحب کا نام اپنے مخالفین کی فہرست میں (صفحہ 71 خزائن جلد 11) پر لکھا ہے اس سے دو صفحات پہلے (صفحہ 69) پر اسی فہرست میں مرزا قادیانی نے حضرت گنگوہی کا نام لکھا ہے۔

اگر اس فہرست میں خواجہ صاحب کا نام انے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب مرزا قادیانی کو کافر کہتے تھے تو اس فہرست میں حضرت گنگوہی کا نام خواجہ صاحب سے پہلے ہے جس سے بدرجہ اولیٰ یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت گنگوہی مرزا قادیانی کو کافر کہتے تھے۔

خواجہ صاحب اور حضرت گنگوہی

اس کتاب "انجام اتھم" میں مرزا قادیانی نے حضرت گنگوہی کا دو جگہ پر ذکر کیا ہے

پہلا تو اپنے مخالفین کی فہرست میں حضرت گنگوہی کا نام شامل کیا ہے[2]

دوسرا مکتوب احمد میں حضرت گنگوہی کو عربی میں گالیاں دی ہیں، حضرت کو اندھا شیطان کہا ہے۔[3]

جبکہ خواجہ غلام فرید کا اس کتاب میں پانچ مقامات پر ذکر آیا ہے، پہلی بار تو خواجہ صاحب کو اپنے مخالفین کی فہرست میں شامل کیا ہے[4]

---

[1] خواجہ غلام فرید اور مرزا قادیانی صفحہ 11
[2] دیکھیں انجام آتھم، خزائن جلد 11 صفحہ 69
[3] دیکھیں انجام آتھم، خزائن جلد 11 صفحہ 252
[4] دیکھیں انجام آتھم، خزائن جلد 11 صفحہ 71

جبکہ باقی چار مقامات پر خواجہ صاحب کی تعریفیں ہی کی گئی ہیں، ملاحظہ فرمائیں

"میاں غلام فرید پیر نواب بہاولپور ایک صالح اور متقی مرد مشائخ پنجاب میں سے ہیں "[1]

"مگر یہ خدا کی شان ہے کہ ان ہزاروں میں سے یہ میاں غلام فرید صاحب چاچڑاں والوں نے پرہیزگاری کا نور دکھلایا "[2]

"اور اس وقت کے سجادہ نشینوں میں سے دو بزرگ اور ہیں جنہوں نے اس عاجز کے مقام اور مرتبہ سے انکار نہیں کیا اور قبول کیا ہے ایک تو میاں غلام فرید چاچڑاں والے پیر نواب صاحب بہاولپور ہیں "[3]

"اور یاد رہے کہ صرف یہی نہیں کہ میاں غلام فرید صاحب چاچڑوں والے اور پیر صاحب العلم سندھ والے مصدق ہیں "[4]

خواجہ غلام فرید جن کے بارے میں مرزا قادیانی کہتا ہے کہ وہ میرے مصدق ہیں کو اہل بدعت کہتے ہیں کہ وہ مرزا قادیانی کو کافر کہتے تھے جبکہ وہ حضرت گنگوہی جن کے بارے میں مرزا قادیانی کہتا ہے کہ انہوں نے

" میری تکذیب کے لیے بہت ہاتھ پیر مارے ہیں "[5]

کے بارے میں یہ بات ماننے کو تیار نہیں کہ وہ مرزا قادیانی کی تکفیر کرتے تھے، یہ صرف اور صرف اہلحق سے بغض کی دلیل ہے۔

خواجہ صاحب کے بارے میں اور کچھ کہنے سے مجھے میرا موضوع مانع ہے ہاں مجھے مجبور کیا گیا تو زبان ہم بھی رکھتے ہیں۔

مباہلہ کے مخاطب حضرت گنگوہی

انجام آتھم کی وہ فہرست جس میں خواجہ صاحب کا نام ہے جس کی وجہ سے اویسی صاحب کہتے ہیں کہ "اس سے ثابت ہوتا ہے خواجہ صاحب مرزا قادیانی کو کافر کہتے تھے" اصل میں مباہلہ کے مخاطب حضرات کی فہرست ہے[6]

---

[1] انجام آتھم، خزائن جلد 11 صفحہ 320

[2] انجام آتھم، خزائن جلد 11 صفحہ 322

[3] انجام آتھم، خزائن جلد 343

[4] انجام آتھم خزائن جلد 11 صفحہ 344

[5] ضمیمہ براہین، خزائن جلد 21 صفحہ 371

[6] دیکھیں انجام آتھم، خزائن جلد 11 صفحہ 69

گویا اگر مرزا قادیانی نے کسی کو مباہلے کے لیے مخاطب بنایا ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ مرزا قادیانی کو کافر سمجھتا اور کہتا تھا۔

خواجہ صاحب کو تو ایک بار مرزا قادیانی نے مباہلہ کا مخاطب بنایا ہے جبکہ حضرت گنگوہی کو بار بار مخاطب بنایا گیا ہے۔ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں

1. سچائی کا اظہار، خزائن جلد 6 صفحہ 81
2. انجام آتھم، خزائن جلد 11 صفحہ 69
3. تتمہ حقیقت الوحی، خزائن جلد 22 صفحہ 454

اگر خواجہ غلام فرید کو مرزا قادیانی ایک بار مباہلے کا مخاطب بنائے تو اس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ مرزے کو کافر کہتے تھے تو حضرت گنگوہی جن کو بار بار مرزے نے مباہلہ کا مخاطب بنایا ہے کے بارے میں یہ ثابت کیوں نہیں ہوتا کہ وہ مرزا قادیانی کو کافر کہتے تھے۔

مرزا قادیانی کا حضرت گنگوہی کی مخالفت کرنا

خواجہ غلام فرید کو تو ایک بار مرزا نے اپنے مخالفین میں شمار کیا لیکن پھر اسی کتاب میں آگے چل کر چار مقامات پر خواجہ صاحب کی تعریفیں کی جبکہ حضرت گنگوہی کی مرزا قادیانی نے ساری زندگی مخالفت کی، حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں

"۔۔۔ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے خرافات کا مجموعہ ہے۔"[1]

"وآخر ہم الشیطان الاعمی و الغول الاغوی یقال لہ رشید الجنجوھی "[2]

---

[1]ضمیمہ براہین، خزائن جلد 21 صفحہ 371

[2]مکتوب احمد، خزائن جلد 11 صفحہ 252

حضرت گنگوہی کا مرزا کی مخالفت کرنا

حضرت گنگوہی نے بھی ساری زندگی مرزا قادیانی کی مخالفت کی اس کے خلاف اشتہارات شائع کیے اسے کافر دجال اور شیطان کہا۔ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں

"میاں رشید احمد گنگوہی وغیرہ کی ایمانداری پرکھنے کے لیے جنہوں نے اس عاجز کی نسبت کے اشتہار شائع کیا ہے کہ یہ شخص کافر اور دجال اور شیطان ہے اور اس پر لعنت اور سب وشتم کرتے رہنا ثواب کی بات ہے"[1]

"مولوی رشید احمد گنگوہی اٹھا اور ایک اشتہار میرے مقابل پر نکالا"[2]

"ایسا ہی رشید احمد گنگوہی اپنے اشتہار کے بعد اندھا ہو گیا"[3]

"رشید احمد گنگوہی نے صرف لعنۃ اللہ علی الکاذبین نہیں کہا بلکہ ایک اشتہار میں مجھے شیطان کے نام سے پکارا ہے" [4]

"مولوی رشید احمد نے بھی کفر میں حد کر دی اشتہار دیا کہ اعلانیہ سب وشتم کرو، مرزا مسیلمہ ہے، اسود عنسی ہے، کذاب ہے، مفتری ہے، دجال ہے۔"[5]

حضرت گنگوہی نے اپنے ایک مکتوب میں لکھا ہے

"مرزا قادیانی حسب وعدہ فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم دجال کذاب پیدا ہوا ہے مثل مختار کے.... اب مدعی نبوت در پردہ ہو کر مضل خلق ہوا.... ہر گز اس کے ناحق اور اہل باطل ہونے میں تامل نہ فرمائیں۔"[6]

---

[1] انوار الاسلام، خزائن جلد 9 صفحہ 47

[2] نزول مسیح، خزائن جلد 18 صفحہ 409

[3] نزول مسیح، خزائن جلد 18 صفحہ 524

[4] حقیقت الوحی، خزائن جلد 22 صفحہ 313

[5] مکتوب احمد جلد 1 صفحہ 455

[6] مفاوضات رشیدہ صفحہ 36

مرزا قادیانی گمراہ ہے اس کے مرید بھی گمراہ ہیں۔"[1]

ان تمام حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت گنگوہی ساری زندگی مرزا قادیانی کی مخالفت کرتے رہے خود مرزا بھی اس بات کا اعتراف کرتا ہے جیسے چار حوالے مرزے کے قلم سے ہی ہم نے اپ کے سامنے رکھ دیا۔

اب بقول اویسی صاحب

"قادیانی کی اپنی زبانی تائید کے مقابلے میں مولوی رکن الدین کی تحریر کا کیا اعتبار"[2]

قادیانی کی اپنی زبانی تائید کے مقابلے میں اہل بدعت کی بات کا کیا اعتبار۔

حضرت گنگوہی اور علماء لدھیانہ کے فتویٰ کی تصدیق

1301 ہجری میں علمائے لدھیانہ نے سب سے پہلے مرزا قادیانی کی تکفیر کی، ابتدا میں حضرت گنگوہی نے تکفیر سے گریز کیا لیکن جب ان حضرات نے جلسہ دستار بندی دارالعلوم دیوبند جا کر حضرت کے سامنے حقیقت حال رکھی تو حضرت نے تحقیق کرنے کے بعد ان حضرات کے اس فتویٰ کی تصدیق فرما دی، حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں

"حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نے صرف فتویٰ پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ علماء لدھیانہ اور دیگر علماء کرام کو حکم دیا کہ وہ ہر محاذ پر شریعت اسلامیہ کی روشنی میں جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف جہاد کریں "[3]

"جب مرزا قادیانی کے حالات حضرت پر کھلے تو آپ نے بھی اس پر کفر کا فتوی دیا اور قادیانی کی تکفیر میں علمائے لدھیانہ سے اتفاق فرمایا "[4]

---

[1] تذکرۃ الرشید صفحہ 140

[2] خواجہ غلام فرید اور مرزا قادیانی صفحہ 9

[3] قادیانیت، مفتی جمیل خان شہید، صفحہ 74

[4] فتوی تکفیر، حبیب الرحمن لدھیانوی صفحہ 88

"جن علماء نے وقتی طور پر اس فتویٰ سے اتفاق نہیں کیا تھا بالآخر انہیں بھی تکفیر مرزا کے فتویٰ کی تصدیق کرنی پڑی۔۔۔۔۔۔اس اجلاس میں سخت بحث و مباحثہ کے بعد علماء لدھیانہ کے اس تحقیقی فتویٰ پر سبھی علماء کو اتفاق کرنا پڑا حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نے بھی اس فتویٰ سے پورا پورا اتفاق کیا"[1]

"چنانچہ مولانا شاہ عبدالرحیم کی پیشگوئی حرف باحرف پوری ہوئی۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور تمام دوسرے اکابر امت جو قادیانی کی تکفیر سے پہلو تہی کرتے اور لوگوں کو اس سے منع کرتے تھے آئندہ چل کر اس کو مرتد اور خارج از اسلام قرار دینے لگے۔"[2]

ان تمام شہادتوں کے بعد حضرت گنگوہی کی اپنی تصدیق ملاحظہ فرمائیں۔

"مرزا قادیانی ضال اور مضل اور فرقہائے مبتدعہ واہل اہواء ہے۔۔۔اور جو لوگ اس کی تکفیر کرتے ہیں وہ بھی حق پر ہیں۔" [3]

اس حوالہ سے ثابت ہو گیا کہ حضرت گنگوہی نے علماء لدھیانہ کے فتویٰ تکفیر کی تصدیق کر دی تھی۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

بعض اہل بدعت یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت گنگوہی نے قادیانیوں کو اہل اہواء لکھا ہے جو کافر نہیں ہوتے وغیرہ

تو گزارش یہ ہے کہ اہل اہواء ہر نفس پرست کو کہتے ہیں

اس سے مراد فاسق اہل بدعت بھی ہو سکتے ہیں اور اسلام کا دعویٰ کرنے والے کافر اہل بدعت بھی۔

قاموس الفقہ میں لکھا ہے

"پھر ان (اہل ہوی) میں سے بعض تو وہ ہیں کہ فقہاء نے ان کے کفر کا فتوی دیا ہے ایسے لوگوں کے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے جو کفار اور مرتدین کے بارے میں کیا جاتا ہے جیسے مشبہ قدریہ جبریہ وغیرہ"[4]

---

[1] ماہنامہ الحق، مئی 1980، صفحہ 46، حبیب الرحمن لدھیانوی
[2] رائیس قادیان صفحہ 381
[3] باقیات فتویٰ رشیدیہ صفحہ 37، 38
[4] قاموس الفقہ جلد 2 صفحہ 258

حوالہ سے معلوم ہوا کہ اہل اہواء کا اطلاق ان اہل بدعت پر بھی ہوتا ہے جن کی بدعت عقائد میں ہے اور جس کی وجہ سے وہ کافر اور مرتد ہیں۔

چور کو اس کے گھر تک پہنچانے کے لیے مولوی احمد رضا کے فتاوی رضویہ سے حوالہ ملاحظہ فرمائے

"کیونکہ اہل ہوا میں سے جن کو کافر قرار دیا گیا ہو وہ مرتد کی طرح ہیں "[1]

ان حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ حضرت کا قادیانی کو اہل ہوا کہنا ان کی تکفیر سے انکار نہیں۔

حضرت گنگوہی اور شیخ بٹالوی والے فتوی کی تصدیق

شیخ بٹالوی مرحوم نے ایک استفتا تیار کر کے میاں نزیر حسین دہلوی صاحب سے مرزا قادیانی کی تکفیر کا فتویٰ لیا اور اس فتوی کو پورے ہندوستان کے بڑے بڑے علماء کی خدمت میں تصدیق حاصل کرنے کے لیے بھیجا، اس فتوی پر حضرت گنگوہی کی بھی تصدیق موجود ہے۔

اس فتویٰ میں جابجا مرزا قادیانی کو کافر قرار دیا گیا ہے، حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں

" (قادیانی کا) مذہب اسلام نہیں ہو سکتا"[2]

"(مرزا تاثیر کوکب کا قائل ہے) اور اعتقاد تاثیر کوکب کو قران شریف نے اشارتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحتا کفر قرار دیا ہے"[3]

"باایں ہمہ وہ اس تاثیر کے اعتقاد کے سبب کافر سمجھے گئے ہیں تو قادیانی کو کیونکر نہ سمجھا جاوے"[4]

"قادیانی اور ان کے گروہ کی وہ تاویلات جو درباب نزول حضرت عیسی اور معجزات مسیح وخروج دجال ویاجوج وماجوج ولیلۃ القدر وسجود ادم وغیرہ میں وہ کرتے ہیں نصوص کی تحریف والحاد ہے"[5]

---

[1] فتاوی رضویہ جلد 11 صفحہ 438
[2] صفحہ 46
[3] صفحہ 49، 52
[4] صفحہ 55
[5] صفحہ 58

"اس بیان سے ثابت ہوا کہ ان احادیث نزول حضرت مسیح و خروج دجال و یاجوج وماجوج میں قادیانی اور اس کے اتباع کی تاویل ملحدانہ تحریف ہے"[1]

" (مرزانے) کذب و تلبیس سے خوب کام لیا ہے اور اس سے اپنا دجال ہونا ثابت کر دیا ہے"[2]

"قادیانی کا بطور استعارہ ابن اللہ کہلانے کو تجویز کرنا پوری عیسائیت ہے"[3]

" (مرزے کا) نبوت جزئی کے دروازہ کو مفتوح کرنا ان نصوص قران وحدیث سے انکار ہے جو مطلق نبوت کو ختم کرتے ہیں " [4]

"قادیانی کے عقائد کفریہ ہیں"[5]

"قادیانی نے نص قران کا انکار کیا ہے"[6]

"مرزا قادیانی عقائد اور اقوال مذکورہ کی نظر سے دائرہ اسلام اور تسنن سے خارج ہے"[7]

اس فتوی پر حضرت اقدس حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کی تصدیق ہے، آپ فرماتے ہیں

"یہ جواب صحیح ہے مرزا غلام احمد قادیانی بوجہ تاویلات فاسدہ اور ہفوات باطلہ کے منجملہ دجالون، کذابون، خارج از طریقہ اہل سنت وداخل زمرہ اہل اہوا ہے اور اس کے اتباع بھی مثل اس کے ہیں۔ فقط واللہ تعالی اعلم

العبد رشید احمد گنگوہی[8]

---

[1] صفحہ 68
[2] صفحہ 69
[3] صفحہ 72
[4] صفحہ 73
[5] صفحہ 81
[6] صفحہ 83,82ء
[7] صفحہ 86
[8] صفحہ 154

حضرت گنگوہی کا تکفیر مرزا پر اپنا فتویٰ

حضرت نے خود بھی مرزا قادیانی کی تکفیر کی حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں

مرزا قادیانی خود کہتا ہے

"میاں رشید احمد گنگوہی وغیرہ کی ایمانداری پرکھنے کے لیے جنھوں نے اس عاجز کی نسبت یہ اشتہار شائع کیا ہے کہ یہ شخص کافر اور دجال اور شیطان ہے اور اس پر لعنت اور سب وشتم کرتے رہنا ثواب ہے"[1]

مرزا قادیانی خود کہتا ہے کہ مجھ پر حضرت گنگوہی نے کفر کا فتوی لگایا اور بقول اویسی

"قادیانی کی اپنی زبانی تائید کے مقابلہ میں مولوی رکن الدین کی تحریر کا کیا اعتبار" [2]

حضرت گنگوہی نے بھی اس فتویٰ کی طرف اپنے ایک مکتوب میں اشارہ فرمایا ہے

"بندہ نے بھی اس باب میں فتوی لکھا ہے"[3]

حضرت گنگوہی بھی کہتے ہیں میں نے فتوی دیا مرزا قادیانی بھی کہتا ہے حضرت گنگوہی نے میرے بارے میں فتوی دیا ہے، اس کے بعد نہ ماننے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

گھر والا ہی جانتا ہے کہ اس کے گھر میں کیا ہے

اکابر اہل سنت والجماعت نے بھی اس فتوے کا ذکر فرمایا ہے، حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں

"حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور تمام دوسرے اکابرین امت جو قادیانی کی تکفیر سے پہلو تہی کرتے اور لوگوں کو اس سے منع کرتے تھے آئندہ چل کر اس کو مرتد اور خارج از اسلام قرار دینے لگے" [4]

---

[1] انوار الاسلام، خزائن جلد 9 صفحہ 47

[2] خواجہ غلام فرید اور مرزا قادیانی صفحہ 9

[3] مفاوضات رشیدیہ صفحہ 36

[4] رئیس قادیان صفحہ 381

"اس کے بعد حضرت گنگوہی نے مرزا قادیانی کو مرتد زندیق اور خارج اسلام قرار دیا "[1]

"امام ربانی قطب عالم مولانا رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں مرزا قادیانی کافر، دجال اور شیطان ہے"[2]

"حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی احتیاط کی تمام منزلوں سے گزر کر مرزا غلام احمد قادیانی پر حتمی کفر کا فتویٰ دے چکے تھے"[3]

"حضرت گنگوہی مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق مفصل معلومات نہ ہونے کی بنا پر فتوی دینے میں مذبذب تھے لیکن جب حقیقت اشکار ہوئی تو کفر کا فتوی لگا دیا"[4]

"لیکن جب حضرت گنگوہی پر مرزا قادیانی کا خبث باطن آشکار ہوا تو پھر مرزے کی تکفیر میں کوئی رورعایت نہیں کی"۔[5]

"جب مرزا قادیانی کے حالات حضرت پر کھلے تو آپ نے بھی اس پر کفر کا فتوی دیا "[6]

اسی طرح ترجمان رشید بلکہ ترجمان مسلک دیوبند حضرت اقدس حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری نے بھی اس فتویٰ کا تذکرہ اپنی کتاب المہند میں کیا ہے۔ حضرت لکھتے ہیں

" قادیانی کے کفر کے بارے میں ہمارے شیخ مولانا رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ طبع ہو کر معروف ہو چکا ہے جو کہ کئی لوگوں کے پاس موجود بھی ہے"[7]

یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ اس دور کے اہل بدعت بھی اس سے انکار نہیں کر سکے۔

مولوی حشمت علی رضوی اسی عبارت کے جواب میں لکھتا ہے

---

[1] ماہنامہ دارالعلوم دیوبند کا ختم نبوت نمبر صفحہ 18
[2] خطبہ صدارت، حضرت مولانا سید اسد مدنی، صفحہ 13
[3] مقدمہ ڈاکٹر علامہ خالد محمود بر خطبہ صدارت صفحہ 5
[4] فتوے تکفیر، حبیب الرحمن لدھیانوی صفحہ 87
[5] فتوے تکفیر، حبیب الرحمن لدھیانوی صفحہ 87
[6] فتوے تکفیر، حبیب الرحمن لدھیانوی صفحہ 88
[7] المہند صفحہ 128

"میں کہتاہوں یہ سب ٹھیک ہے بے شک دیوبندیوں نے مرزا قادیانی پر کفر کے فتوے دیےاور وہ چھپ کر شائع بھی ہو گئے"[1]

اسی طرح اجمل سنبھلی لکھتاہے

"اکابر وہابیہ مولوی رشید احمد گنگوہی مولوی اشرف علی تھانوی مولوی قاسم نانوتوی وغیر ہم کہ حق میں کیا کہیں گے جو روافض خوارج قادیانیوں وغیرہ کی تضلیل وتذلیل وتکفیر کرتے ہیں "[2]

ان تمام حوالہ جات سے ثابت ہو گیا حضرت اقدس حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نے مرزا قادیانی کے اوپر کفر کا فتوی جاری فرمایا تھااور وہ شائع بھی ہوا،

خود حضرت گنگوہی فرماتے ہیں میں نے فتویٰ دیا ہے، مرزا قادیانی جس کے بارے میں یہ فتویٰ دیا گیا وہ خود کہتا ہے کہ گنگوہی نے مجھے کافر کہا ہے، اہل سنت والجماعت یہ شہادت دیتے ہیں کہ حضرت گنگوہی نے مرزا قادیانی کی تکفیر کی ہے اور یہ ایک ایسی روشن حقیقت ہے یہ اس دور کے اہل بدعت بھی یہ بات ماننے پر مجبور ہیں کہ حضرت گنگوہی نے مرزا قادیانی کی تکفیر فرمائی تھی۔

ایک اعتراض اور اس کا جواب

اہل بدعت کہتے ہیں کہ اگر حضرت گنگوہی نے مرزا قادیانی کی تکفیر کی تھی تو حضرت کا وہ فتویٰ کہاں ہے تو جواباعرض ہے کہ ہمارے حضرت جنگ آزادی کی ہیرو تھے، 1857 کی جنگ آزادی میں ہمارے حضرت نے خود شاملی کے میدان میں انگریز کا مقابلہ کیا جس کی وجہ سے انگریز حضرت کا مخالف تھا، حکومت وقت کی مخالفت کی وجہ سے ہمارے پاس وہ وسائل نہیں تھے کہ ہر ہر تحریر کو بڑی تعداد میں شائع اور محفوظ کیا جاسکے، آج کی تاریخ میں بھی آپ دیکھ لیں حکومت جس کی مخالف ہو جاتی ہے اس کی زبان بندی کے کون کون سے طریقے اختیار کیے جاتے ہیں، لوگ بھی ایسے شخص کے پاس آنے سے گریز کرتے ہیں۔ اب تصور کریں انگریز جیسے ظالم کی حکومت ہو تو کیا وہ اپنے مخالف حضرت گنگوہی جیسے باثر رہنما کے اس فتویٰ کو جو انہوں نے انگریز کے خود کاشتہ پودا کے بارے میں جاری کیا تھا کو عوام سے دور رکھنے کی کوشش نہیں کرتا ہو گا؟

ویسے بھی کسی تحریر یا کتاب کا آج کے دور میں نہ ملنا اس کے نہ ہونے کی دلیل نہیں ہوتا۔

---

[1] راد المہند صفحہ 103

[2] رد سیف یمانی صفحہ 22

ممتاز احمد چشتی نے اپنی کتاب ''قدم الشیخ عبدالقادر علی رقاب الاولیاء الاکابر'' کے صفحہ 275 پر ایک عنوان باندھا ہے ''کسی کتاب کا نہ ملنا اس کے نہ ہونے کی دلیل نہیں '' اس کے بعد اس بات کو ثابت کرنے کے لیے دلائل دیے ہیں۔

اسی طرح دعوت اسلامی والوں نے امام برہان الدین ابراہیم زرنوجی کی کتاب ''تعلیم المتعلم طریق التعلم'' کو اردو میں ''راہ علم'' کے نام سے شائع کیا ہے اس میں حضرت نے شہید ناصر الدین ابوالقاسم کی کتاب ''کتاب الاخلاق'' کا ذکر کیا ہے، دعوت اسلامی والوں نے حاشیہ میں لکھا ہے۔

''مصنف کی ذکر کرتا کتاب ''کتاب الاخلاق'' آج کل ناپید ہے۔''[1]

اب کوئی اٹھ کر یہ کہے کتاب الاخلاق چونکہ آج کل موجود نہیں ہے جس سے ثابت ہوتا ہے یہ کتاب لکھی ہی نہیں گئی تو اس کا یہ دعویٰ درست نہیں ہو گا۔

اسی طرح اگر ہمارے پاس آج حضرت گنگوہی کا تکفیر مرزا قادیانی کا وہ فتویٰ موجود نہیں تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت نے وہ فتویٰ دیا ہی نہیں تھا، فریقین یہ بات مانتے ہیں کہ وہ فتویٰ دیا گیا، حضرت گنگوہی نے اس فتویٰ کا تذکرہ فرمایا، حضرت کے ترجمان حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری سے لے کر ڈاکٹر علامہ خالد محمود تک سبھی وارثین گنگوہی نے اس فتویٰ کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اسی طرح جس پر یہ فتویٰ لگا گیا مرزا قادیانی وہ بھی اس فتویٰ کا تذکرہ اپنی کتب میں کرتا ہے۔ حتیٰ کہ اس دور کے اہل بدعت بھی اس فتوے کا وجود مانتے ہیں، ان تمام شواہد کے باوجود یہ کہنا کہ حضرت نے فتویٰ دیا ہی نہیں صرف اور صرف اندرونی بغض و عناد ہے۔

اہل بدعت سے ایک سوال

جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ ہمارے حضرت نے مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ جاری فرمایا تھا تو اہل بدعت کا ہم پر اعتراض باقی نہیں رہا، اب ہمارا ان سے سوال ہے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی جن کی تمام کتب آپ حضرات کے پاس محفوظ ہیں ان میں سے ہمیں پیر صاحب کا مرزا قادیانی اور قادیانی حضرات پر واضح الفاظ میں کفر کا فتویٰ دکھادیں۔

واضح رہے کہ پیر صاحب کی اپنی تحریر ہو اور اس میں واضح الفاظ میں مرزا قادیانی کو کافر کہا گیا ہو۔

---

[1] راہ علم صفحہ 14

اور اگر یہ فتوی نہ ملے تو کیا اہل بدعت جو گندی زبان حضرت گنگوہی کے حق میں استعمال کرتے ہیں پیر صاحب کے بارے میں بھی استعمال کریں گے؟

اہل بدعت کے ہاں حضرت گنگوہی مرزا قادیانی پر کفر کا فتوی دینے کے بعد بھی مرزا قادیانی کے مخالف نہیں اور وہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی جن کا مرزا قادیانی کے خلاف واضح الفاظ میں نہ تو کفر کا فتویٰ ہے اور نہ ہی علماء لدھیانہ، مولانا قصوری یا شیخ بٹالوی مرحوم والے فتویٰ کفر پر ان کی تصدیق ہے مخالف مرزا ہیں۔

ایک اور انداز ہے

حضرت گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ میں ارشاد فرمایا وہ اہل ہواء جن کی نوبت کفر تک پہنچ گئی ہیں ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، عبارت ملاحظہ فرمائیں

"ہر مسلمان کے پیچھے جس کے معاصی کفر تک نہ پہنچے ہوں نماز ہو جاتی ہے مگر اجر وثواب بہت کم ہوتا ہے اور جس کی نوبت کفر تک پہنچ گئی ہو اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی "[1]

مرزا قادیانی کا بیٹا قادیانی کا دوسرا خلیفہ بشیر الدین محمود احمد "انوار العلوم" میں دو مقامات پر حضرت گنگوہی کا وہ فتویٰ جو کتاب "شرعی فیصلہ" میں درج ہے نقل کرتا ہے جس میں حضرت نے مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو حرام قرار دیا ہے، عبارت ملاحظہ فرمائیں

"مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے فتویٰ دیا اس کو اور اس کے اتباع کو امام بنانا حرام ہے"[2]

ان حوالہ جات سے ثابت ہوا حضرت گنگوہی مرزا قادیانی اور قادیانی حضرات کو کافر سمجھتے تھے۔

---

[1] فتاوی رشیدیہ صفحہ 654

[2] شرعی فیصلہ صفحہ 31 بحوالہ انوار العلوم جلد 23 صفحہ 368 وانوار العلوم جلد 24 صفحہ 38

خلاصہ

سارے گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت گنگوہی نے ساری زندگی مرزا قادیانی کی مخالفت کی،اس کے خلاف اشتہارات شائع کیے،اسے کافر ،دجال اور شیطان کہا،لوگوں کو اس کے کفر سے بچانے کے لیے اس سے دور رہنے کی تلقین کی ساتھ ہی اپنے خلفاء کو خطوط لکھ کر اس فتنے سے اگاہ فرمایا۔

مرزا قادیانی نے بھی ساری زندگی حضرت کو گالیاں دی اور حضرت کی توہین کی۔

علمائے لدھیانہ کا فتویٰ جب مرزا قادیانی کے کفر پر شائع ہوا تو حضرت نے تحقیق کے بعد اس فتویٰ کی تصدیق فرمادی،اس کے بعد جب میاں نذیر حسین دہلوی کا فتویٰ شائع ہوا حضرت نے اس کی بھی تصدیق فرمادی۔نہ صرف ان فتاویٰ کی تصدیق کی بلکہ خود بھی ایک فتویٰ مرزے کے کفر پر جاری فرمایا۔

برات حضرت گنگوہی

اہل بدعت کی جانب سے حضرت گنگوہی پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ حضرت نے مرزا قادیانی کو ''مرد صالح'' قرار دیا اور تاثر یہ دیا جاتا ہے کہ حضرت کا مرتے دم تک یہی نظریہ تھا۔معاذاللہ

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت گنگوہی نے بعض لدھیانوی حضرات جو مرزا قادیانی سے مرعوب تھے کی گواہی پر یہ الفاظ لکھے لیکن اسی سال جب حقیقت واضح ہوئی تو اس کے کفر کے فتویٰ کی تصدیق فرمادی۔

مرزا قادیانی کے ابتدائی حالات

یہ ایک حقیقت ہے کہ مرزا قادیانی پیدائشی کافر اور مرتد نہیں تھا،تدریجاً اس نے گمراہی اختیار کی اور وہ کفر تک جا پہنچی،اس بات کو سمجھنے کے لیے کچھ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں

مولوی امین کتاب ''عقیدہ ختم نبوۃ'' کے مقدمہ میں لکھتا ہے۔

"دجال مرزانے 1880 سے 1908 تک بتدریج دعوے کیے پہلے محدث، ملہم، مجدد، مسیح موعود، مہدی پھر نبی ورسول ہونے کادعوی کیا"[1]

اسی طرح آگے لکھتاہے

"واضح رہے مرزا قادیانی نے ابتداءاپنے آپ کوادیان باطلہ کے مقابل ایک مناظر اوراسلام کے محافظ کے طورپر متعارف کروایااور مسیحی پادریوں اورآریہ سماجیوں سے ہلکے پھلکے مباحثے بھی کیے جن کی بہت زیادہ تشہیر کی جس کے بعد مرزانے اعلان کیاکہ وہ حقانیت اسلام پرایک بہت ضخیم کتاب براہین احمدیہ شائع کرناچاہتاہے۔" [2]

مہر منیر میں تو یہ بھی دعویٰ کیاگیاہے کہ مرزاقادیانی ابتدائی دور میں "صحیح العقیدہ بریلوی" تھاحوالہ ملاحظہ فرمائیں

"اس وقت (سرمہ چشمہ آریہ کتاب کی تصنیف یعنی دسمبر 1886) تک مرزاصاحب کے عقائد وہی تھے جوایک صحیح عقیدہ سنی مسلمان کے ہونے چاہیے "[3]

علماءلدھیانہ کافتویٰ

اسی دور میں جب مرزاقادیانی کی کتاب براہین احمدیہ منظرعام پرآئی توعلماءاہل سنت والجماعت علماءلدھیانہ نے 1301 ہجری میں مرزا قادیانی پرکفر کافتویٰ جاری فرمادیا۔

اس کی تفصیل آپ "اولین فتویٰ تکفیر" عنوان کے تحت دیکھ سکتے ہیں۔

لدھیانویوں کاحضرت گنگوہی کوخط لکھنا

مولانافیض احمد فیض جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف مصنف "مہر منیر" نے جس طرح مرزاقادیانی سے مرعوب ہوکراسے 1886 تک "صحیح العقیدہ سنی" مانااسی طرح بعض لدھیانوی بھی مرزاقادیانی کے مخالفین اسلام کے ساتھ مناظرے اورخدمت اسلام کے دعوے سے مرعوب ہوگئےاوراس کی تعریفوں میں مبالغہ کرنے لگے۔

---

[1] عقیدہ ختم نبوۃ جلد1 صفحہ 56

[2] عقیدہ ختم نبوۃ جلد1 صفحہ 65

[3] مہر منیر صفحہ 166

"منشی احمد جان نے معہ مولوی شاہدین وعبدالقادر ایک مجمع میں جو واسطے اہتمام مدرسہ اسلامیہ کے اوپر مکان شہزادہ سفر جنگ صاحب کے تھا، بیان کیا کہ الصباح مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اس شہر لدھیانہ میں تشریف لائیں گے اور اس کی تعریف میں نہایت مبالغہ کر کے کہا کہ جو شخص اس پر ایمان لائے گا گویا اول مسلمان ہوگا"[1]

اتفاق سے ان میں سے بعض لوگ حضرت گنگوہی کے بھی مرید تھے[2]

علمائے لدھیانہ نے مرزا قادیانی کی آمد کے بعد کتاب براہین احمدیہ کو دیکھا اور اس کے حالات سے واقفیت کی تو اس کی تکفیر کا فتویٰ جاری فرما دیا۔(تفصیلات "اولین فتویٰ تکفیر "عنوان کے تحت دیکھیں)

وہ لدھیانوی جو حضرت گنگوہی کے مرید بھی تھے انہوں نے اس فتویٰ کو حضرت کی خدمت میں پیش کیا، چونکہ خود بھی مرزا قادیانی سے متاثر تھے اور اس کی تعریف میں مبالغہ کرتے تھے حضرت کو بھی اسی رنگ میں اس کے حالات بیان کیے۔

حضرت نے ان حضرات کی گواہی کی بنیاد پر حسن ظن رکھتے ہوئے علمائے لدھیانہ کو تکفیر مرزا سے روکا اور ان کی گواہی کی بنیاد پر اسے اپنے ایک خط میں مرد صالح کہا اور یہ خط دونوں فریقین علماء لدھیانہ اور وہ لدھیانوی حضرات جنہوں نے اس فتویٰ کے بارے میں سوال کیا تھا بھیج دیا۔[3]

یاد رہے اس وقت تک حضرت نے نہ تو براہین احمدیہ خود پڑھی تھی اور نہ مرزا قادیانی کے حالات سے خود واقف تھے،[4]

دارلعلوم دیوبند کا علماء لدھیانہ کو تکفیر مرزا سے نہ روکنے کا فیصلہ

اسی سال 1301 ہجری میں علمائے لدھیانہ جلسہ دستار بندی دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور مرزا قادیانی کے حالات زبانی بیان کیے۔[5]

حضرت گنگوہی نے فرمایا کہ مولانا یعقوب نانوتوی ہم سب میں بڑے ہیں جو وہ فیصلہ کر دے مجھے منظور ہے۔[1]

---

[1] فتاویٰ قادریہ صفحہ 7

[2] دیکھیں رئیس قادیان صفحہ 372

[3] دیکھیں رئیس قادیان صفحہ 372

[4] دیکھیں رئیس قادیان صفحہ 380

[5] رئیس قادیان صفحہ 379، فتاویٰ قادریہ صفحہ 25

مولانا یعقوب نانوتوی نے فیصلہ فرمایا

"چونکہ آپ قریب الوطن ہونے کی وجہ سے اس کے تمام حالات سے بخوبی واقف ہیں اس کی تکفیر سے منع نہیں کرتا۔اس کے علاوہ آپ نے اس شخص کی کتاب براہین احمدیہ پڑھی ہے اور میں نے اور مولانا گنگوہی نے اس کا مطالعہ نہیں کیا۔"[2]

دیکھیں جب علماء لدھیانہ نے مرزا قادیانی کے حالات بیان کر دیے تو مرد صالح والی بات بہت پیچھے رہ گئی، حضرت گنگوہی اور حضرت مولانا یعقوب نانوتوی تو مرزا قادیانی کی تکفیر کرنے والوں کو بھی نہیں روک رہے،اس کے باوجود یہ اعتراض کرنا کہ حضرت گنگوہی، مرزا کو مرد صالح مانتے تھے کس قدر دجل ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ جس کتاب فتاویٰ قادریہ سے مرد صالح والی بات پیش کی جاتی ہے اسی کتاب میں آگے جا کر لکھا ہے کہ حضرت گنگوہی مرزا قادیانی کو اہل اہوا اور بدعت میں کہتے ہیں [3]

حضرت گنگوہی کا علماء لدھیانہ کے فتویٰ کی تصدیق کرنا

جلسہ دستار بندی میں چونکہ حضرت گنگوہی کے سامنے دو موقف تھے اس لیے اس وقت فل فور حضرت نے خود مرزا کی تکفیر نہیں کی مگر علماء لدھیانہ کو اس سے روکا بھی نہیں، جب یہ حضرات واپس چلے گئے اور حضرت نے اس بارے میں تحقیق کی تو علماء لدھیانہ کے فتویٰ کی تصدیق کر دی۔اس پر پہلے ہی ہم "حضرت گنگوہی اور تکفیر قادیانی " عنوان کے تحت کچھ لکھ چکے ہیں۔اسی کو دوبارہ درج کیا جاتا ہے۔

حضرت گنگوہی اور علماء لدھیانہ کے فتویٰ کی تصدیق

1301 ہجری میں علمائے لدھیانہ نے سب سے پہلے مرزا قادیانی کی تکفیر کی،ابتدا میں حضرت گنگوہی نے تکفیر سے گریز کیا لیکن جب ان حضرات نے جلسہ دستار بندی دار العلوم دیوبند جا کر حضرت کے سامنے حقیقت حال رکھی تو حضرت نے تحقیق کرنے کے بعد ان حضرات کے اس فتویٰ کی تصدیق فرما دی، حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں

"حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نے صرف فتویٰ پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ علماء الدھیانہ اور دیگر علماء کرام کو حکم دیا کہ وہ ہر محاذ پر شریعت اسلامیہ کی روشنی میں جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف جہاد کریں "[4]

---

[1] فتاویٰ قادریہ صفحہ 26،رائیس قادیان صفحہ 380

[2] رائیس قادیان صفحہ 380،379

[3] دیکھیں فتاویٰ قادریہ صفحہ 140

[4] قادیانیت، مفتی جمیل خان شہید، صفحہ 74

”جب مرزا قادیانی کے حالات حضرت پر کھلے تو اپ نے بھی اس پر کفر کا فتوی دیا اور قادیانی کی تکفیر میں علمائے لدھیانہ سے اتفاق فرمایا “
[1]

”جن علماء نے وقتی طور پر اس فتویٰ سے اتفاق نہیں کیا تھا بالآخر انہیں بھی تکفیر مرزا کے فتویٰ کی تصدیق کرنی پڑی۔۔۔۔۔۔اس اجلاس میں سخت بحث ومباحثہ کے بعد علماء لدھیانہ کے اس تحقیقی فتویٰ پر سبھی علماء کو اتفاق کرنا پڑا حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نے بھی اس فتویٰ سے پورا پورا اتفاق کیا“[2]

”چنانچہ مولانا شاہ عبدالرحیم کی پیشگوئی حرف باحرف پوری ہوئی۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور تمام دوسرے اکابرامت جو قادیانی کی تکفیر سے پہلو تہی کرتے اور لوگوں کو اس سے منع کرتے تھے ائندہ چل کر اس کو مرتد اور خارج از اسلام قرار دینے لگے۔“[3]

ان تمام شہادتوں کے بعد حضرت گنگوہی کی اپنی تصدیق ملاحظہ فرمائیں۔

”مرزا قادیانی ضال اور مضل اور فرقہائے مبتدعہ واہل اہواء ہے۔۔۔اور جو لوگ اس کی تکفیر کرتے ہیں وہ بھی حق پر ہیں۔“[4]

اس حوالہ سے ثابت ہو گیا کہ حضرت گنگوہی نے علماء لدھیانہ کے فتویٰ تکفیر کی تصدیق کر دی تھی۔

اہل بدعت سے کچھ سوالات

حضرت گنگوہی کے اس فتویٰ سے اتفاق کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ لدھیانوی حضرات جو مرزا قادیانی سے حسن ظن کی بنیاد پر اس کی تعریفوں میں مبالغہ کر رہے تھے رفتہ رفتہ سب مرزا قادیانی کے گمراہ ہونے پر متفق ہو گئے[5]

---

[1]فتوی تکفیر، حبیب الرحمن لدھیانوی صفحہ 88
[2] ماہنامہ الحق، مئی 1980، صفحہ 46، حبیب الرحمن لدھیانوی
[3]رئیس قادیان صفحہ 381
[4]باقیات فتویٰ رشیدیہ صفحہ 37،38
[5]دیکھیں حاشیہ فتاویٰ قادریہ صفحہ 55

فیض احمد فیض جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف

اب اہل بدعت سے سوال ہے کہ حضرت گنگوہی نے تواسی سال جلسہ دستار بندی دارالعلوم دیوبند میں مرزے کے حالات سامنے آنے اور خود تحقیق کے بعد مرزے کے کفر والے فتویٰ کی تصدیق کر دی، لدھیانوی حضرات نے بھی اسے گمراہ مان لیا لیکن مرزے کے مرنے کی بعد بھی مولانا فیض احمد فیض جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف والے اس دور کے مرزا قادیانی کو صحیح العقیدہ بریلوی مانتے ہیں ان پر کیا حکم لگے گا؟

علمائے لدھیانہ تو مرزا قادیانی کو اس کے اقوال اور کتاب براہین احمدیہ کی وجہ سے کافر کہتے ہیں لیکن مولانا فیض احمد فیض جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف والے مرزا قادیانی کو کتاب سرمہ چشم آریہ تک "صحیح العقیدہ سنی مسلمان" مانتے ہیں۔ حوالہ پہلے گزر چکا۔[1]

پیر مہر علی شاہ گولڑوی

اسی طرح مرزا قادیانی نے جب مسیح موعود اور مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا تو اس کے ایک مرید نے حضرت پیر صاحب گولڑوی کو دعوت نامہ بھیجا۔

"حضرت نے جواب میں لکھوایا کہ میں آپ کو مسیح موعود اور مامور من اللہ نہیں مانتا اپ اپنی توجہ حسب ثابت غیر مسلموں کے ساتھ مناظرات اور تبلیغ اسلام پر مرکوز رکھیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔"[2]

ہماری تحقیق کے مطابق مرزا قادیانی نے مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ 1891 میں اپنی کتاب ازالہ اوہام میں کیا تھا

"اسلام کے ضعف، غربت اور تنہائی کے وقت میں خدا تعالی نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے"[3]

اور مسیح موعود ہونے کا دعوی 1894 میں اتمام حجت نامی کتاب میں کیا۔

"خدا نے مجھے بشارت دی ہے اور کہا ہے کہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود جس کا انتظار کرتے ہیں وہ تو ہے"[4]

---

[1] اس وقت (سرمہ چشمہ آریہ کتاب کی تصنیف یعنی دسمبر 1886) تک مرزا صاحب کے عقائد وہی تھے جو ایک صحیح عقیدہ سنی مسلمان کے ہونے چاہیے۔ (مہر منیر صفحہ 166)

[2] مہر منیر صفحہ 206

[3] ازالہ اوہام، خزائن جلد 3 صفحہ 514

[4] اتمام حجت خزائن جلد 8 صفحہ 275

تو مہر منیر کے اس حوالے سے ثابت ہوا کہ حضرت پیر صاحب گولڑوی مرزا قادیانی کو 1894 تک ''مناظر اسلام'' اور ''مبلغ اسلام'' سمجھے تھے۔

حضرت گنگوہی جنہوں نے 1301 ہجری یعنی 1884 میں ہی علماء لدھیانہ کے فتویٰ تکفیر مرزا کی تصدیق فرمادی تھی، پر شدید اعتراض اور زبان درازی کی جاتی ہے جبکہ پیر صاحب گولڑوی اسی مرزا کو 1894 تک (جسے حضرت گنگوہی کافر سمجھتے تھے) مناظرہ اسلام اور مبلغ اسلام کہتے ہیں ان پر کوئی اعتراض نہیں؟

پیر صاحب آگے چل کر کہتے ہیں

''میری توجہ ان حقائق و معارف کی طرف دلائی گئی تھی جو تالیف مثل ''ازالہ اوہام''، ''دافع الوساوس'' اور ''ایام صلح'' میں مدرج ہیں، مگر میں علماء کرام کو ان کی لعن طعن سے بدیں وجہ روکتا رہا کے خلاف شعار اسلام ہے۔[1]

حضرت گنگوہی نے 1884 میں مرزا قادیانی سے مرعوب کچھ حضرات کی گواہی کی بنیاد پر علماء لدھیانہ کو تکفیر مرزا سے روکا لیکن جب حالات واضح ہو گئے تو اسی سال تکفیر سے اتفاق کر لیا جبکہ دوسری طرف پیر صاحب گولڑوی ہیں جو 1899 تک علماء کو مرزا قادیانی کے رد سے روکتے رہے۔

''ایام الصلح'' جنوری 1899 میں لکھی گئی تھی، حضرت پیر صاحب گولڑوی 1899 تک علماء کو مرزا قادیانی کا رد کرنے سے روکتے رہے اور مرزا کا رد کرنے کو شعار اسلام کی مخالفت قرار دیتے رہے۔ پھر بھی اعتراض حضرت گنگوہی پر ہے پیر صاحب پر کوئی اعتراض نہیں۔

خواجہ اللہ بخش تونسوی

خواجہ اللہ بخش تونسوی یہ وہ ہستی ہیں جب پیر صاحب گولڑوی نے مرزے قادیانی کے ساتھ مناظرہ کی حامی بھری تو انہوں نے پیر صاحب کو روکا اور ''اعتراض'' کیا۔[2]

تو کیا اہل بدعت خواجہ اللہ بخش تونسوی پر کوئی اعتراض نہیں کریں گے؟

---

[1] مہر منیر صفحہ 523
[2] مہر منیر صفحہ 305

پیر صاحب گولڑوی نے جب مناظرہ وغیرہ کے چیلنج قبول کیے اس دور میں مرزا قادیانی کا کفر کھل چکا تھا، خواجہ اللہ بخش تونسوی کا اس دور میں پیر صاحب گولڑوی کو مناظرہ سے روکنا اس پر کیا حکم لگے گا؟

نیز اہل بدعت ہمیں خواجہ اللہ بخش تونسوی کا فتویٰ دکھائیں جس میں انہوں نے مرزا قادیانی کی تکفیر کی ہو۔

خواجہ حسن نظامی

خواجہ حسن نظامی جو پیر صاحب گولڑوی کے مرید تھے

"ابتداء قادیانیوں کے حق میں نرم خیالی کے باعث علماء میں معتوب تھے"[1]

"مگر بالاخر 17 جون 1935 کے پرچہ میں اعلان کیا کہ میرے پیر و مرشد حضرت سید مہر علی شاہ چشتی نظامی سجادہ نشین گولڑہ شریف کا ایک بیان میری نظر سے گزرا اس میں حضرت اقدس نے ایک فیصلہ کن حکم صادر فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ قادیانی اپنے عقائد مخصوصہ کے سبب مسلمان نہیں کہلا سکتے اس واسطے سے کسی مسلمان کو ان سے کسی قسم کا تعلق جائز نہیں "[2]

یہ الگ بات ہے کہ پیر صاحب گولڑوی کا فتویٰ، تکفیر قادیانی کے حوالے سے ابھی تک ہمیں نہیں مل سکا نہ حضرت کے ان فتاوجات پر دستخط ہیں جو تکفیر قادیانی پر شائع ہوئے تھے مثلاً علماء لدھیانہ کا فتویٰ، علماء حرمین کا فتویٰ یا شیخ بٹالوی مرحوم والا فتویٰ۔

ہمارے کرم فرما اگر حضرت پیر صاحب گولڑوی کا وہ فتویٰ جس میں پیر صاحب گولڑوی نے واضح الفاظ میں مرزا قادیانی کی تکفیر کی ہو یا قادیانی حضرات کو کافر کہا ہو پیش کریں تو ہم بخوشی قبول کرنے کو تیار ہیں کہ حضرت نے مرزا قادیانی کی تکفیر کی تھی۔

بہر حال حوالہ سے ثابت ہوا خواجہ حسن نظامی 1935 تک یعنی مرزا قادیانی کی موت کے 27 سال بعد تک بھی قادیانیت کے حق میں نرمی کرتے تھے۔

خواجہ صاحب نے جب اپنے پیر مرشد پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کا "بیان" دیکھا تو کچھ غیرت پیدا ہوئی مرزا بشیر الدین محمود کو خط لکھا اور کہا

---

[1] مہر منیر صفحہ 293

[2] مہر منیر صفحہ 293

"میں فیصلے کی ایک آسان ترکیب پیش کرتاہوں کہ میں اور آپ دونوں قطب منار پر چڑھتے ہیں اور وہاں سے چھلانگ لگاتے ہیں جو بچ رہے وہ سچا جو مر جائے وہ جھوٹا"[1]

مرزا بشیر الدین محمود نے یہ تجویز قبول نہ کی اور لکھ دیا کہ مباہلہ کر لیتے ہیں ہزار مرید آپ کے ہزار ہمارے اور بد دعا کرتے ہیں وغیرہ

"لیکن یہ مباہلہ نہ ہوا"[2]

پھر پتہ نہیں کیوں اس "بیان" کا اثر کچھ ہی دنوں کے بعد زائل ہو گیا۔

"بعد میں خواجہ صاحب کے حضرت صاحب (بشیر الدین محمود) کے ساتھ بڑے دوستانہ تعلقات ہو گئے، بلایا، دعوت بھی کی، ہمارے پیچھے نماز بھی پڑھ لیتے تھے" [3]

انا اللہ وانا الیہ راجعون

اس کے باوجود اعتراض صرف حضرت گنگوہی پر ہے جو 1301 ہجری بمطابق 1884 میں مرزا قادیانی پر تکفیر والے فتویٰ سے اتفاق کر چکے تھے۔

خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف

مرزا قادیانی نے انجام آتھم نامی کتاب میں عالم اسلام کے بڑے بڑے ناموں کو مباہلہ کی دعوت دی اس فہرست میں خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف کا نام بھی درج تھا۔[4]

جب یہ رسالہ خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف کے پاس پہنچا، چاہیے تو یہ تھا کہ خواجہ صاحب اس چیلنج مباہلہ کو قبول کرتے یا کسی دیوانے کی گپ سمجھ کر نظر انداز کر دیتے لیکن خواجہ صاحب نے جوابا ایک خط مرزا قادیانی کو لکھ مارا اور اس میں ارشاد فرماتے ہیں

---

[1] سیاسی اتار چڑھاؤ صفحہ 119

[2] سیاسی اتار چڑھاؤ صفحہ 119

[3] سیاسی اتار چڑھاؤ صفحہ 119

[4] انجام آتھم، خزائن جلد 11 صفحہ 71

"ہر ایک حبیب سے عزیز(یعنی مرزا قادیانی)۔۔۔میں تو تیری تعظیم کرتا ہوں تا کہ مجھے ثواب حاصل ہو۔۔۔"**وموقن بانك من عباد الله الصالحين**" میں یقین رکھتا ہوں کہ تو خدا کے صالح بندوں میں سے ہے۔۔۔۔"**ولك ان تسئل من الله تعالی خیر عاقبتي**" آپ (مرزا قادیانی) میرے لیے عاقبت بالخیر کی دعا کریں "[1]

مرزا قادیانی اور خواجہ صاحب کی خط و کتابت کا سلسلہ چلا اور دونوں نے ایک دوسری کی خوب تعریفیں کی۔

یاد رہے یہ خط 1314 ہجری کا ہے جب علماء لدھیانہ کا فتویٰ شائع ہوئے 13 سال، شیخ بٹالوی مرحوم والے فتویٰ کو شائع ہوئے 6 سال اور مولانا قصوری کی کتاب کو شائع ہوئے دو سال ہو چکے تھے۔

مرزا قادیانی نے انجام آتھم کتاب کے ضمیمہ میں اور کتاب سراج منیر میں اس خط و کتابت کو شائع کر دیا۔

جب یہ خط شائع ہوئے تو مولانا قصوری اور کچھ اور مولوی خواجہ صاحب کے گاؤں ان کو سمجھانے پہنچ گئے۔خواجہ صاحب نے ان "خشک مولویوں "کو دندان شکن جوابات دے کر بھگا دیا۔[2]

جب علماء نے مرزا قادیانی کے خلاف کام شروع کیا تو خواجہ نے فرمایا یہ شخص حمایت دین پر کمربستہ ہے اور علماء مذاہب باطلہ کو چھوڑ کر اس "نیک آدمی" کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں حالانکہ وہ اہل سنت و جماعت سے ہے اور صراط مستقیم پر ہے۔[3]

"ایک شخص نے خواجہ غلام فرید صاحب کی مجلس میں مرزا صاحب کی تعریف کی تو خواجہ صاحب بہت زیادہ خوش ہوئے اور فرمایا مرزا صاحب تمام اوقات خدا کی عبادت نماز یا تلاوت قرآن شریف میں گزارتے ہیں۔اس نے دین کی حمایت میں کمر باندھی ہوئی ہے۔علماء وقت کو دیکھو کہ مذاہب باطلہ کو چھوڑ کر ایسے شخص کے درپے ہو گئے ہیں جو بڑا "نیک مرد" اور اہل سنت و جماعت سے ہے۔اور صراط مستقیم پر ہے اور ہدایت کی تلقین کرتا ہے۔اس پر کفر کا فتوی لگا رہے ہیں۔اس کا عربی کلام دیکھو جس کا مقابلہ کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہے اور اس کا تمام کلام حقائق و معرفت و ہدایت سے بھرا ہوا ہے اور وہ اہل سنت و جماعت کے عقائد اور ضروریات دین کا ہرگز منکر نہیں ہے۔ "[4]

---

[1] انجام آتھم، خزائن جلد 11 صفحہ 324,323، ارشاد فرید صفحہ 42

[2] حقیقۃ الوحی، خزائن جلد 22 صفحہ 216، 215، مغرب میں تبلیغ اسلام صفحہ 20

[3] مہر منیر صفحہ 205، تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 477

[4] اشارات فریدی صفحہ 70

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

اہل بدعت عموماً یہ بات کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے انجام آتھم میں خواجہ صاحب کو اپنے مخالفین کی فہرست میں شامل کیا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ مرزا قادیانی کو کافر ہی سمجھے تھے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ انجام آتھم کی اس فہرست کے بعد ہی خواجہ صاحب نے خط لکھ کر مرزا قادیانی کو ''من عباد اللہ الصالحین'' کہا ہے اور مرزا کا دعویٰ ہے کہ خواجہ صاحب کی موت اس حالت میں ہوئی تھی کہ وہ مرزا قادیانی کے مصدق تھے۔ معاذاللہ

''اس نے اپنے خط میں بڑی صفائی سے لکھ دیا تھا کہ میں آپ کے دعویٰ کا مصدق ہوں اور میں نے کبھی ساری عمر بد ظنی نہیں کی''[1]

''خواجہ غلام فرید صاحب کی سوانح کی ایک کتاب لکھی گئی ہے اس میں جابجا ہماری تائید کی گئی ہے''[2]

ہمارا نظریہ

ہمارا نظریہ یہ ہے کہ خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف نے زندگی کے آخری دور میں شیخ بٹالوی مرحوم کے سمجھانے پر مرزا قادیانی کو اس کے دعویٰ میں جھوٹا مان لیا تھا اس بات کا تذکرہ شیخ بٹالوی مرحوم نے ''اشاعت السنہ جلد 18'' میں کیا ہے۔ خواجہ غلام فرید کا ایمان ایک وہابی کی گواہی پر قائم ہے، اس گواہی کے علاوہ ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ خواجہ صاحب مرزا قادیانی کو جھوٹا سمجھتے تھے۔

خلاصہ

حاصل کلام یہ ہے کہ حضرت گنگوہی پر لگایا گیا الزام بلکل جھوٹ پر مبنی ہے، حضرت گنگوہی نے مرزا قادیانی کی تکفیر والے فتویٰ سے 1301 ہجری میں ہی اتفاق کر لیا تھا۔

---

[1] ملفوظات جلد 2 صفحہ 300

[2] ملفوظات جلد 5 صفحہ 235

کیافاتح قادیانیت صرف پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی ہی ہیں؟

اشہار دعوت

مرزا قادیانی نے 1900 میں ایک اشتہار شائع کیا جس کا عنوان کچھ یوں تھا" پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی جو سخت مکذب ہیں ان کے ساتھ ایک طریق فیصلہ مع ان علماء کے جن کے نام ضمیمہ اشتہار ہذا میں درج ہے"[1]

اس اشتہار میں مرزا قادیانی نے پیر صاحب کو مباحثہ اور تفسیر نویسی کی دعوت دی ساتھ ہی لکھ دیا کہ یہ کاروائی ایک جلسے کی صورت میں ہو گی اور اس کا مقام لاہور ہو گا[2] اور آگے لکھا کہ اس جلسے کے انتظامات پیر صاحب گولڑوی کریں گے، اور جو نہ آیا وہ جھوٹا سمجھا جائے گا۔[3]

پیر صاحب کا دعوت قبول کرنا

یہ اشتہار جب پیر صاحب کے پاس پہنچا تو پیر صاحب نے اسے مع تمام شرائط کے فوراً قبول کر لیا لیکن ساتھ ایک شرط اپنی طرف سے لگادی کہ گفتگو زبانی ہو گی۔[4]

مرزا قادیانی کا راہ فرار

مرزا قادیانی کو جب یہ خبر پہنچی کہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی نے اس کی دعوت قبول فرمالی ہے اور وہ لاہور آرہے ہیں تو اس نے راہ فرار اختیار کرتے ہوئے لکھا

"چونکہ میں اپنی کتاب انجام آتھم کے اخیر میں وعدہ کر چکا ہوں کہ آئندہ کسی مولوی وغیرہ کے ساتھ زبانی بحث نہیں کروں گا اس لیے پیر مہر علی شاہ صاحب کی درخواست زبانی بحث کی جو میرے پاس پہنچی میں کسی طرح اس کو منظور نہیں کر سکتا"[5]

---

[1] مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 325

[2] مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 331

[3] مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 331

[4] دیکھیں، مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 471،347،349،350، مہر منیر صفحہ 219، عقیدہ ختم نبوۃ (مولوی امین) جلد 3 صفحہ 539

[5] مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 475

پیر صاحب کا لاہور آنا

چونکہ مرزا قادیانی نے جلسے کا مقام خود لاہور کو منتخب کر دیا تھا اور جلسے کے انتظامات کی زمہ داری پیر صاحب کو دی تھی (جیسے حوالہ پہلے گزر چکا) پیر صاحب لاہور پہنچ گئے مرزا قادیانی نے آنا تھا نہ وہ آیا۔

اشتہار دعوت میں خود لکھ چکا تھا جو نہ آیا وہ جھوٹا ہوگا تو اپنے ہی قلم سے جھوٹا ثابت ہو گیا۔

نہ آنے کی وجوہات میں ایک وجہ یہ بھی بتائی کہ پیر صاحب کے ساتھ

"پشاور کے جاہل سرحدی آرہے ہیں "[1]

اس لیے میں نہیں آتا۔

فاتح قادیانیت

اس کارنامے کی وجہ سے پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کو فاتح قادیانیت کہا جاتا ہے، پیر صاحب کا نام بہت ادب سے لیا جاتا ہے، یہ دعویٰ بھی کیا جاتا ہے کہ پیر صاحب نے قادیانیت کی راہ روک دی وغیرہ

یہ تمام باتیں ٹھیک ہیں لیکن کیا اس اشتہار میں صرف پیر صاحب گولڑوی ہی کو مخاطب کیا گیا تھا یا اور بھی کچھ شخصیات تھی۔

فاتح قادیانیت حضرت گنگوہی

قارئین دیکھیں ، پیر صاحب کو مرزا قادیانی کی جانب سے مناظرے کا چیلنج ہوا ، پیر صاحب نے قبول کر لیا ساتھ اپنی طرف سے بھی ایک شرط رکھ دی ، مرزا قادیانی نے گفتگو سے انکار کر دیا ، اس وجہ سے پیر صاحب فاتح قادیانیت ہیں ،اب دیکھیں

اشتہار دعوت

جیسے اشتہار کے عنوان سے ظاہر ہے یہ دعوت صرف پیر صاحب گولڑوی کو ہی نہیں تھی اس اشتہار کے مخاطب کچھ اور علماء بھی تھے جن کا نام مرزا قادیانی نے اسی اشتہار کے ضمیمہ میں درج کیا تھا، اسی اشتہار میں حضرت گنگوہی کا نام بھی درج ہے [2]

---

[1] مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 350

[2] ملاحظہ فرمائیں مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 340

حضرت گنگوہی کو دعوت مباحثہ

مرزا قادیانی کے مرید پیر سراج الحق نے مرزا قادیانی کے کہنے پر حضرت گنگوہی کو مباحثہ کے لیے خط لکھا[1]

اس خط کو مرزا قادیانی نے خود دیکھا اور اس پر دستخط کر دیے اور اس خط کو حضرت گنگوہی کی طرف روانہ کر دیا گیا۔[2]

حضرت گنگوہی کا دعوت قبول کرنا

حضرت کو جب یہ خط پہنچا تو حضرت نے فوراً اس دعوت کو قبول کر لیا

"اور میں بحث کو مرزا سے منظور کرتا ہوں"[3]

"مرزا غلام احمد کے مریدوں نے بندہ سے تقاضائے مناظرہ کیا تھا تو بندہ نے لکھ دیا اگر زبانی گفتگو سہارنپور میں آکر کریں تو مضائقہ نہیں "[4]

مرزا قادیانی کا فرار

جب مرزا قادیانی نے دیکھا کہ حضرت گنگوہی مناظرہ کے لیے تیار ہیں تو راہ فرار اختیار کرتے ہوئے کہا کہ

"ڈپٹی کمشنر صاحب کی تحریری اجازت ہونی ضروری بات ہے اور مجلس میں سپرنٹینڈنٹ یا اور کسی حاکم بااختیار کا ہونا بھی امر ضروری ہے"[5]

مرزا جانتا تھا کہ حضرت گنگوہی جنگ آزادی (1857) کے مجاہد ہیں شاملی کے میدان میں حضرت گنگوہی نے انگریز کا مقابلہ میدان جہاد میں کیا ہے، اور اس طرح کی شرائط حضرت قبول نہیں کریں گے اسی وجہ سے حضرت کے معاملے میں اس طرح کی شرائط لگا کر راہ فرار اختیار کر گیا۔

---

[1] مکتوبات احمدیہ جلد 1 صفحہ 449
[2] مکتوبات احمدیہ جلد 1 صفحہ 451،450
[3] مکتوبات احمدیہ جلد 1 صفحہ 451
[4] مفاوضات رشیدیہ صفحہ 42
[5] مکتوبات احمدیہ جلد 1 صفحہ 457

"حضرت نے جواب میں فرمایا ، ہم سے یہ نہیں ہوگا تم کو اگر اندیشہ ہے تو اس کا انتظام کر لو" [1]

لیکن مرزے نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔

خلاصہ کلام

دیکھیں پیر صاحب گولڑوی کو مرزے نے چیلنج کیا، حضرت نے قبول کر لیا اور مرزا بھاگ گیا اسی طرح حضرت گنگوہی کو مرزے نے چیلنج کیا، حضرت نے قبول کر لیا اور مرزا بھاگ گیا، اگر اس وجہ سے پیر صاحب فاتح قادیانیت ہیں تو حضرت گنگوہی بدرجہ اولیٰ فاتح قادیانیت ہیں کیونکہ حضرت گنگوہی نے اس دوران میں تکفیر مرزا کے فتاویٰ جات پر تصدیق و دستخط بھی کیے ہیں اور خود بھی تکفیر مرزا کا فتویٰ شائع کیا ہے (تفصیل پہلے گزر چکی) جبکہ پیر صاحب گولڑوی کی نہ تو اس دور کے کسی فتویٰ تکفیر مرزا پر تصدیق ہے نہ ہی حضرت کا اپنا فتویٰ تکفیر مرزا پر موجود ہے۔

علماء لدھیانہ فاتح قادیانیت

اسی اشتہار دعوت کے ضمیمہ میں دو اور بزرگوں کا نام بھی درج ہے ایک ہیں مولانا محمد لدھیانوی اور دوسرے ہیں مولانا عبدالعزیز لدھیانوی، یہ وہ حضرات ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مرزا قادیانی کے اوپر کفر کا فتویٰ دیا۔[2]

اشتہار دعوت حق

مرزا قادیانی نے ایک اشتہار خاص ان کے لیے لکھا اور اس میں ان حضرات کو مناظرہ کا چیلنج دیا، لکھتا ہے کہ علماء لدھیانہ مسیح موعود والے مسئلہ میں میرے مخالفت ہیں تو وہ مجھ سے بحث کر لیں، آگے لکھا ہے

"اول بحث کرنے کا حق مولوی عبدالعزیز صاحب کا ہے"[3]

علماء لدھیانہ کا دعوت قبول کرنا

علماء لدھیانہ کو جب یہ خط پہنچا تو انہوں نے فوراً اس دعوت مناظرہ کو ایک اشتہار شائع کر کے قبول کر لیا اور ساتھ ایک شرط یہ بھی رکھ دی کہ

"چونکہ ہمارے نزدیک جب مرزا قادیانی اسلام سے خارج ہے تو مرزا کو اول اپنا اسلام ثابت کرنا پڑے گا"[1]

---

[1] مفاوضات رشیدیہ صفحہ 4

[2] مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 337

[3] مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 271

مرزا قادیانی کا راہ فرار

علمائے لدھیانہ کی طرف سے جب یہ جواب آیا تو مرزا قادیانی بالکل خاموش ہو گیا اور کوئی جواب نہیں دیا، مولانا محمد لدھیانوی لکھتے ہیں

"اس اشتہار کے شائع ہونے سے مرزا قادیانی مثل نمرود کے آیہ "فَبُهِتَ ٱلَّذِى كَفَرَ" کا ماصدق علیہ ہو گیا "[2]

علماء لدھیانہ کا مرزے کو چیلنج مباہلہ

جب مرزا قادیانی مباحثہ کے لیے تیار نہ ہوا تو مولانا محمد لدھیانوی نے مرزا قادیانی کو مباہلہ کے لیے بلایا، مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی لکھتے ہیں ۔

"مولانا محمد لدھیانوی نے کئی بار مرزا قادیانی کو مباہلہ کی دعوت دی اور فرماتے تھے کہ ہم دونوں مکہ معظمہ چلتے ہیں اور کعبۃ اللہ کا غلاف پکڑ کر اللہ سے اس بارے میں فیصلہ مانگتے ہیں جو جھوٹا ہو گا اس پر اللہ کا غضب نازل ہو گا مگر مرزا قادیانی اس پر تیار نہیں ہوا"[3]

خلاصہ کلام

اگر پیر صاحب دعوت مباحثہ قبول کرنے کی وجہ سے فاتح قادیانیت ہیں تو علماء لدھیانہ ان سے بڑھ کر فاتح قادیانیت ہیں کیونکہ ان حضرات نے نہ صرف دعوت مباحثہ قبول کی بلکہ مرزے کو مباہلہ کی دعوت بھی دی اور ساتھ ہی یہ وہ حضرات ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مرزا قادیانی کی تکفیر کی جبکہ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا تکفیر مرزا پر کوئی فتویٰ موجود نہیں ہے۔

---

[1] فتاویٰ قادریہ صفحہ 30
[2] فتاویٰ قادریہ صفحہ 33
[3] سب سے پہلے فتویٰ تکفیر، حبیب الرحمن لدھیانوی، صفحہ 160